بَابُ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ السَّفَرِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ

﴿سفر اور اس سے متعلقہ دعائیں﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَo وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَo (الزخرف، ٤٣: ١٣-١٤)

’’پاک ہے وہ ذات جس نے اِس کو ہمارے تابع کر دیا حالاں کہ ہم اِسے قابو میں نہیں لا سکتے تھےo اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیںo‘‘

٢. وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo (هود، ١١: ٤١)

’’اور نوح (علیہ السلام) نے کہا: تم لوگ اس میں سوار ہو جاؤ اللہ ہی کے نام سے اِس کا چلنا اور اِس کا ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا رب بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہےo‘‘

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٣١٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيْرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، ٢/٩٧٨، الرقم: ١٣٤٢، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا ركب الناقة، ٥/٥٠١، الرقم: ٣٤٤٧، —

سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ [الزخرف،٤٣:١٣ـ١٤] اَللَّهُمَّ، إِنَّا نَسْأَلُکَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللَّهُمَّ، هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللَّهُمَّ، أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ: آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کہیں سفر پر تشریف لے جانے کے لیے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو آپ ﷺ تین بار ’اللہ اکبر‘ فرماتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ [الزخرف،٤٣:١٣ـ١٤] اَللّٰهُمَّ، إِنَّا نَسْأَلُکَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ، هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ﴾ (پاک ہے وہ ذات جس نے اِس کو ہمارے تابع کر دیا حالاں کہ ہم اِسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے۔ اور

.... وقال: هذا حديث حسن، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل إذا سافر، ٣/٣٣، الرقم: ٢٥٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٤١،٤٥١، الرقم: ١٠٣٨٢، ١١٤٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٥٠، الرقم: ٦٣٧٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/١٥٥، الرقم:٩٢٣٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٤١، الرقم:٢٥٤٢ـ

بے شک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت سمیٹ دے، اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے اور ہمارے بعد ہمارے گھر میں نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے، رنج و غم سے اور اپنے اہل اور مال کے برے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔) اور جب آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہ دعا پڑھتے اور ان میں ان کلمات کا اضافہ کرتے: ﴿آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ﴾ (ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ سے توبہ کرنے والے ہیں، اس کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲/۳۲۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَمَالِكٌ.

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، ۲/۹۷۹، الرقم: ۱۳۴۳، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا خرج مسافرا، ۵/۴۹۷، الرقم: ۳۴۳۹، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من الحور بعد الكور، ۸/۲۷۲ـ۲۷۳، الرقم: ۵۴۹۸ـ۵۵۰۰، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا سافر، ۲/۱۲۷۹، الرقم: ۳۸۸۸ـ

''حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو سفر کی تکلیفوں، بری چیزوں کے دیکھنے، برے انجام، راحت کے بعد تکلیف، مظلوم کی بد دعا سے، اور اہل عیال اور مال میں برے انجام سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور مالک نے روایت کیا ہے۔

٣٢١/٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَـلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب العمرة، باب ما يقول إذا رجع من الحج أو العمرة أو الغزو، ٢/٦٣٧، الرقم: ١٧٠٣، وأيضًا في كتاب الجهاد والسير، باب التكبير إذا علا شرفا، ٣/١٠٩١، الرقم: ٢٨٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يقول إذا قفل من سفر الحج وغيره، ٢/٩٨٠، الرقم: ١٣٤٤، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء ما يقول عند القفول من الحج والعمرة، ٣/٢٨٥، الرقم: ٩٥٠، وقال: حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٧٧، الرقم: ٤٢٤٣، ومالك في الموطأ، كتاب الحج، باب جامع الحج، ١/٤٢١، الرقم: ٩٤٢۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اُونچی جگہ پر تین دفعہ تکبیر (اللہ اکبر) کہتے۔ پھر یوں فرمایا کرتے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى کُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم (عاجزی سے تیری بارگاہ میں) آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے نے لشکروں کو شکست دی)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٢٢/٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَرَکِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ: بِإِصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةُ بِأُصْبُعِهِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ، اصْحَبْنَا بِنُصْحِکَ، وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ، اَللّٰهُمَّ، ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي

٤: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب الدعوات، باب ما يقول إذا خرج مسافرا، ٤٩٧/٥، الرقم: ٣٤٣٨، وأبو داود في السنن، کتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل إذا سافر، ٣٣/٣، الرقم: ٢٥٩٨، والنسائي في السنن الکبرى، ٢٤٩/٥، الرقم: ٨٨٠٢، ومالک في الموطأ، کتاب الاستئذان، باب ما يؤمر به من الکلام في السفر، ٩٧٧/٢، الرقم: ١٧٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٣٣/٢، الرقم: ٩٥٩٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٩٥/٣، والحاکم في المستدرک، ١٠٩/٢، الرقم: ٢٤٨٤، والطبراني في الدعاء، ٢٥٦/١، الرقم: ٨٠٧-٨٠٩۔

أَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِکٌ وَأَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر پر تشریف لے جاتے تو اونٹنی پر سوار ہوتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے (شعبہ نے بھی اشارے سے بتایا) اور یہ کلمات کہتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ، اصْحَبْنَا بِنُصْحِکَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ، اَللّٰهُمَّ، ازْوِ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ﴾ (اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور گھر کا نگہبان ہے۔ ہم نے تیرے حکم کے ساتھ صبح کی اور تیرے ذمہ کو قبول کیا۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارا سفر آسان فرما دے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت اور پریشان لوٹنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی، مالک، احمد اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۳۲۳/ ۵. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰی يَکُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ

۵ـ٦: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب الدعوات، باب ما يقول إذا ودّع إنسانا، ٥/٤٩٩، الرقم:٣٤٤٢ـ٣٤٤٣، وأبو داود في السنن، کتاب الجهاد، باب في الدعاء عند الوداع، ٣/٣٤، الرقم: ٢٦٠٠، ٢٦٠١، وابن ماجه في السنن، کتاب الجهاد، باب تشييع الغزاة ووداعهم، ٢/٩٤٣، الرقم: ٢٨٢٦، والنسائي في السنن الکبری، ٦/١٣٠-١٣٤، الرقم: ١٠٣٤٠ـ ١٠٣٤١، ١٠٣٤٣-١٠٣٥٠، ١٠٣٥٣ ـ

النَّبِيِّ ﷺ وَيَقُوْلُ: أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَکَ وَأَمَانَتَکَ وَآخِرَ عَمَلِکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

٦/٣٢٤. وفي رواية: عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا: اُدْنُ مِنِّي أُوَدِّعُکَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ: أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَکَ وَأَمَانَتَکَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اُس کا ہاتھ پکڑتے اور جب تک وہ نہ چھوڑتا آپ ﷺ اُس کا ہاتھ نہ چھوڑتے اور فرماتے: ﴿أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَکَ وَأَمَانَتَکَ وَآخِرَ عَمَلِکَ﴾ (میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)۔‘‘

اِسے امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت سالم سے روایت ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی آدمی کو رخصت کرتے تو فرماتے: میرے قریب آؤ میں تمہیں اسی طرح رخصت کروں جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں رخصت کیا کرتے تھے۔ پھر

.... ١٠٣٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٧، ٢٥، ٣٨، الرقم: ٤٥٢٤، ٤٧٨١، ٤٩٥٧، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٤٢، الرقم: ٥٦٧٤، وابن حبان في الصحيح، ٦/٤١٠، الرقم: ٢٦٩٣، والحاكم في المستدرك، ٢/١٠٦، ١٠٧، الرقم: ٢٤٧٥-٢٤٧٦، ٢٤٧٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٥١، الرقم: ١٠٠٩١- ١٠٠٩٢-

آپ وہی کلمات ادا فرماتے: ﴿أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَکَ وَأَمَانَتَکَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِکَ﴾ (میں تیرے دین، امانت اور آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۷/۳۲۵. عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ يَقُوْلُ: أَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أُوَدِّعُهُ فَقَالَ: أَلَا أُعَلِّمُکَ يَا ابْنَ أَخِي شَيْئًا عَلَّمَنِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم أَقُوْلُهُ عِنْدَ الْوَدَاعِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: قُلْ: أَسْتَوْدِعُکَ اللهَ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت موسیٰ بن وردان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه کے پاس انہیں الوداع کرنے کے لئے آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے چچا زاد! کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھاؤں جو مجھے حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے سکھائی تھی جو میں الوداع کے موقع پر

۷: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول عند الوداع، ٦/١٣٠، الرقم: ١٠٣٤٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب تشييع الغزاة ووداعهم، ٢/٩٤٣، الرقم: ٢٨٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٠٣، الرقم: ٩٢١٩، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٤٥٣، الرقم: ٥٠٥، والطبراني في الدعاء، ١/٢٥٩ـ٢٦٠، الرقم: ٨٢٠، ٨٢٣، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٢٣، الرقم: ١٧٢٠، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٧٠، الرقم: ١٢٠٨، وأيضًا، ٢٩/١٦٧، الرقم: ٦٣١٢، وابن القيم في الوابل الصيب/١٧٩۔

کہا کروں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ انہوں نے فرمایا: یوں کہوں: ﴿أَسْتَوْدِعُكَ اللهَ الَّذِي لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهُ﴾ (میں تجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں، جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں)۔'' اسے امام نسائی، ابن ماجہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨/٣٢٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَرْدَفَهُ عَلَى دَابَّتِهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَيْهَا، كَبَّرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَـلَاثًا، وَحَمِدَ اللهَ ثَـلَاثًا، وَسَبَّحَ اللهَ ثَـلَاثًا، وَهَلَّلَ اللهَ وَاحِدَةً، ثُمَّ اسْتَلْقَى عَلَيْهِ فَضَحِكَ، ثُمَّ أَقْبَلَ، فَقَالَ: مَا مِنِ امْرِیءٍ يَرْكَبُ دَابَّتَهُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ إِلَّا أَقْبَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَضَحِكَ إِلَيْهِ كَمَا ضَحِكْتُ إِلَيْكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے تین دفعہ اللہ اکبر، تین دفعہ الحمد للہ، تین دفعہ سبحان اللہ اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ پڑھا۔ پھر تھوڑے سے جھکے اور مسکرائے۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: جو شخص اپنی سواری پر سوار ہوتے ہوئے اس طرح کرتا ہے جیسے میں نے کیا ہے تو اللہ ﷻ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اسی طرح مسکراتا ہے جیسے میں مسکرایا ہوں۔''

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٣٠، الرقم: ٣٠٥٨، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٣٥٦، الرقم: ١٤٨٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣١۔

۹/۳۲۷. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِي قَالَ: زَوَّدَکَ اللهُ التَّقْوَى قَالَ: زِدْنِي قَالَ: وَغَفَرَ ذَنْبَکَ قَالَ: زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَالَ: وَيَسَّرَ لَکَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس ﷺ سے روایت ہے ایک شخص نے بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر کرنا چاہتا ہوں مجھے زاد راہ عنایت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿زَوَّدَکَ اللهُ التَّقْوَى﴾ (اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زاد راہ عطا فرمائے۔) اس نے عرض کیا: حضور! زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿وَغَفَرَ ذَنْبَکَ﴾ (اور اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے۔) اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٤٥)، ٥/٥٠٠، الرقم: ٣٤٤٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٣٨، الرقم: ٢٥٣٢، والدارمي في السنن، ٢/٣٧٢، الرقم: ٢٦٧١، والحاكم في المستدرك، ٢/١٠٧، الرقم: ٢٤٧٧، وابن السني في عمل اليوم والليلة/٤٥١، الرقم: ٥٠٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٣٠٥، الرقم: ١٠٢٧، وأيضًا في الدعاء، ١/٢٥٩، الرقم: ٨١٧، والروياني في المسند، ٢/٣٩٣، الرقم: ١٣٨٧، وأحمد بن حنبل في الزهد، ١/٢٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٥٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٤٢١-٤٢٢، الرقم: ١٥٩٧-١٥٩٨، وإسناده حسن، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٩٧، الرقم: ٣٣٥٦-

قربان ہوں! اور زیادہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ﴾ (اورتم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کر دے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن خزیمہ، دارمی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام مقدسی نے بھی فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

٣٢٨/١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ، وَالتَّكْبِيْرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ، فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ: اَللَّهُمَّ اطْوِ لَهُ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کچھ نصیحت

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٤٦)، ٥/٥٠٠، الرقم ٣٤٤٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل الحرس والتكبير في سبيل الله، ٢/٩٢٦، الرقم: ٢٧٧١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٢٥، ٣٣١، الرقم: ٨٢٩٣، ٨٣٦٧، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٤٩، الرقم: ٢٥٦١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٨، ٥٣٤، الرقم: ٢٩٦٠٨، ٣٣٦٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٦/٤١٠، ٤٢٠، الرقم: ٢٦٩٢، ٢٧٠٢، والحاكم في المستدرك، ١/٦١٤، الرقم: ١٦٣٣، وأيضًا، ٢/١٠٨، الرقم: ٢٤٨١۔

فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہو، جب وہ شخص واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ﴾ (اے اللہ! اِس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اِس کے لیے سفر کو آسان فرما دے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۱۱/۳۲۹. عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ السُّلَمِيَّةَ رضي الله عنها تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَالِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَمَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره، ٢٠٨٠/٤، الرقم:٢٧٠٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء ما يقول إذا نزل منزلا، ٤٩٦/٥، الرقم: ٣٤٣٧، ومالك في الموطأ، كتاب الاستئذان، باب ما يؤمر به من الكلام في السفر، ٩٧٨/٢، الرقم: ١٧٦٣، والنسائي في السنن الكبرى، ١٤٤/٦، الرقم:١٠٣٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٧/٦ـ٣٧٨، الرقم: ٢٧١٦٤-٢٧١٦٧، ٢٧١٦٩، وعبد الرزاق في المصنف، ١٦٦/٥، الرقم: ٩٢٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ١٥٠/٤، الرقم: ٢٥٦٦ـ

’’حضرت خولہ بنت حکیم السلمیّہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے (ٹھہرے) اور یہ دعا کرے: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ (میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں۔) تو جب تک وہ شخص اس جگہ سے روانہ نہیں ہوگا اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، مالک اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲/۳۳۰. عَنِ ابْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه وَهُوَ يَؤُمُّ النَّاسَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ دَارِ أَبِي جَهْمٍ. وَقَالَ كَعْبُ الأَحْبَارِ: وَالَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسَى عليه السلام لَأَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَنِي أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمْ يَرَ قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُوْلَهَا إِلَّا قَالَ حِيْنَ

۱۲: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا رأى قرية يريد دخولها، ۱۳۹/۶، الرقم: ۱۰۳۷۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۱۵۰/۴، الرقم: ۲۵۶۵، وابن حبان في الصحيح، ۴۲۵/۶، الرقم: ۲۷۰۹، والبزار في المسند، ۲۳/۶، الرقم: ۲۰۹۳، والشاشي في المسند، ۳۹۵/۲، الرقم: ۹۹۷، والبخاري في التاريخ الكبير، ۴۷۱/۶، الرقم: ۳۰۲۰، والحاكم في المستدرك، ۶۱۴/۱، الرقم: ۱۶۳۴، وأيضًا، ۱۱۰/۲، الرقم: ۲۴۸۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۳/۸، الرقم: ۷۲۹۹، وأيضًا في الدعاء، ۲۶۴/۱، الرقم: ۸۳۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲۵۲/۵، الرقم: ۱۰۱۰۰۔

يَرَاهَا: اَللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُکَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا. وَحَلَفَ کَعْبٌ بِالَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسَی عليه السلام لَأَنَّهَا کَانَتْ دَعَوَاتُ دَاوُدَ عليه السلام حِيْنَ يَرَی الْعَدُوَّ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْبَزَّارُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْکَبِيْرِ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی قراء ت کو، جب وہ مسجد نبوی میں امامت کروا رہے ہوتے تھے، ابو جہم کے گھر سے سنا کرتے تھے۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے سمندر کو چیرا! بے شک حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی کوئی ایسی بستی دیکھتے جس میں داخل ہونا چاہتے ہوں تو اسے دیکھتے وقت یہ دعا پڑھتے: ﴿اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَإِنَّا نَسْأَلُکَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا﴾ (اے ساتوں آسمانوں اور جس پر وہ سایہ فگن ہیں کے ربّ! اور اے ساتوں زمینوں اور جو کچھ وہ اٹھائی ہوئی ہیں کے ربّ! اور اے شیاطین اور جو کچھ انہوں نے گمراہی کی کے ربّ! اور اے ہواؤں اور جو وہ غبار اڑاتی ہیں کے ربّ! بے شک ہم تجھ سے اس گاؤں اور اس کے اندر رہنے والوں کی خیر کا سوال کرتے ہیں۔ اور تجھ سے اس گاؤں اور اُس کے اہلیان کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔) اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ’’الذی فلق البحر لموسی‘‘ کی قسم کھائی کیونکہ یہ داود علیہ السلام کی دعائیں تھیں جب وہ دشمن کو دیکھتے (تو یہ

دعا پڑھتے)۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، ابن خزیمہ، بزار اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٣/٣٣١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ: يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللهُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کرتے اور رات آ پڑتی تو آپ ﷺ فرماتے: ﴿يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبُّكِ اللهُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَمِنْ شَرِّ مَا

١٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل إذا نزل منزلا، ٣/٣٤، الرقم: ٢٦٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤٤٣، الرقم: ٧٨٦٢، وأيضًا، ٦/١٤٤، الرقم: ١٠٣٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٣٢، الرقم: ٦١٦١، وأيضًا، ٣/١٢٤، الرقم: ١٢٢٧١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٥٢، الرقم: ٢٥٧٢، والحاكم في المستدرك، ١/٦١٥، الرقم: ١٦٣٧، وأيضًا، ٢/١١٠، الرقم: ٢٤٨٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٥٣، الرقم: ١٠١٠١۔

يَدِبُّ عَلَيْکِ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ﴾ (اے زمین! میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے۔ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں تیری برائی سے اور اُن چیزوں کی برائی سے جو تیرے اندر ہیں اور جو (چیزیں) تیرے اندر پیدا کی گئی ہیں اُن کی برائی سے، اور جو مخلوق تیرے اندر چلتی ہے اُن (سب) کے شر سے میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں، اور شیر، سانپ، بچھو وغیرہ کالی چیزوں سے اور شہر کے رہنے والوں، جننے والوں اور جن کو جنا گیا اُن (سب) کی برائی سے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

﴿کھانے، پینے کی دعائیں﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَo

(البقرة، ۲: ۶۰)

’’(ہم نے فرمایا:) اللہ کے (عطا کردہ) رزق میں سے کھاؤ اور پیو لیکن زمین میں فساد انگیزی نہ کرتے پھروo‘‘

۲. وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ط وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَo (الأنعام، ۶: ۱۱۹)

’’اور تمہیں کیا ہے کہ تم اس (ذبیحہ) سے نہیں کھاتے جس پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیا گیا ہے (تم ان حلال جانوروں کو بلاوجہ حرام ٹھہراتے ہو؟) حالاں کہ اس نے تمہارے لیے ان (تمام) چیزوں کو تفصیلاً بیان کر دیا ہے جو اس نے تم پر حرام کی ہیں، سوائے اس (صورت) کے کہ تم (محض جان بچانے کے لیے) ان (کے بقدرِ حاجت کھانے) کی طرف انتہائی مجبور ہو جاؤ (سو اب تم اپنی طرف سے اور چیزوں کو مزید حرام نہ ٹھہرایا کرو)۔ بے شک بہت سے لوگ بغیر (پختہ) علم کے اپنی خواہشات (اور من گھڑت تصورات) کے ذریعے (لوگوں کو) بہکاتے رہتے ہیں، اور یقیناً آپ کا رب حد سے تجاوز کرنے والوں کو خوب جانتا ہےo‘‘

۳. يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ○ (الأعراف، ۷: ۳۱)

’’اے اولادِ آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنا لباسِ زینت (پہن) لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا○‘‘

٤. كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا ۢبِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (الطور، ۵۲: ۱۹)

’’(اُن سے کہا جائے گا) تم اُن (نیک) اعمال کے صلہ میں جو تم کرتے رہے تھے خوب مزے سے کھاؤ اور پیو○‘‘

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

۱/۳۳۲. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَكَانَتْ يَدِي تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا غُلَامُ، سَمِّ اللهَ، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ،

:۱ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام والأكل باليمين، ۵/۲۰۵۶، الرقم: ۵۰۶۱-۵۰۶۳، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ۳/۱۵۹۹، الرقم: ۲۰۲۲، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب الأكل باليمين، ۲/۱۰۸۷، الرقم: ۳۲۶۷، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/۱۷۵، الرقم: ٦۷۵۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۲٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۲۷۷، الرقم: ٤۳۸۹۔

فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں لڑکپن میں حضور نبی اکرم ﷺ کے زیرِ کفالت تھا (کھانا کھانے کے دوران) میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف گھومتا رہتا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: برخودار! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ اس کے بعد میں اسی طریقہ سے کھاتا ہوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٣٣/٢. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، ٥/٥٠٨، الرقم: ٣٤٥٨، وأبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب: (١)، ٤/٤٢، الرقم: ٤٠٢٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما يقال إذا فرغ من الطعام، ٢/١٠٩٣، الرقم: ٣٢٨٥، وأبو يعلى في المسند، ٣/٦٢، الرقم: ١٤٨٨، وأيضًا في المفاريد، ١/٢٦، الرقم:٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ٧/٣٦٠، الرقم: ١٥٥٧، والحاكم في المستدرك،١/٦٨٧، الرقم: ١٨٧٠، وأيضًا، ٤/٢١٣، الرقم: ٧٤٠٩، والطبراني في المعجم الكبير،٢٠/١٨١، الرقم: ٣٨٩، وأيضًا في الدعاء، ١/٢٨١، الرقم: ٩٠٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٨١، الرقم: ٦٢٨٥۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھی: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ﴾ (تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ (کھانا) کھلایا اور بغیر ہمت اور قوت کے مجھے یہ عطا کیا۔) تو اس کے اگلے (اور پچھلے) تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ، ابو یعلی اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

٣/٣٣٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللهِ فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ. وَبِهٰذَا الإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ.

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في التسمية على الطعام، ٤/٢٨٨، الرقم: ١٨٥٨، وأبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام، ٣/٣٤٧، الرقم: ٣٧٦٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب التسمية عند الطعام، ٢/١٠٨٦، الرقم: ٣٢٦٤، والدارمي في السنن، ٢/١٢٩، الرقم: ٢٠٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٤٣، ٢٠٧، الرقم: ٢٥١٤٩، ٢٥٧٧٤، وابن حبان في الصحيح، ١٢/١٣، الرقم: ٥٢١٤، والحاكم في المستدرك، ٤/١٢١، الرقم: ٧٠٨٧۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ **بسم اللہ** پڑھے۔ اور اگر شروع میں بھول جائے تو اسے چاہیے کہ وہ یوں کہے: ﴿بِسْمِ اللهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ﴾ (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اس کے اول میں بھی اور اس کے آخر میں بھی۔) اور اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ چھ صحابہ کرام کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اس نے دو لقموں میں وہ سارا کھانا کھا لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو (یہ کھانا) تم سب کو کافی ہوتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ، احمد اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤/٣٣٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ: اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ.

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، ٥/٥٠٨، الرقم: ٣٤٥٧، وأبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما يقول الرجل إذا طعم، ٣/٣٦٦، الرقم: ٣٨٥٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما يقال إذا فرغ من الطعام، ٢/١٠٩٢، الرقم: ٣٢٨٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٧٩، الرقم: ١٠١٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢، الرقم: ١١٢٩٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/١٣٨، الرقم: ٢٤٥٠٤، ٢٤٥٠٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٨٤، الرقم: ٩٠٧، وابن فضيل في الدعاء، ١/٢٩١، الرقم: ١١١۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی کوئی چیز تناول فرماتے یا نوش فرماتے تو (اُس کے بعد) یہ کلمات ادا فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ﴾ (تمام حمد و ستائش اس اللہ کے لیے ہے کہ جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٥/٣٣٦. عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَالِسًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ، فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيْهِ قَالَ: بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثُمَّ قَالَ: مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ، فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللهِ عزوجل اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام، ٣/٣٤٧، الرقم: ٣٧٦٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/١٧٤، الرقم: ٦٧٥٨، وأيضًا، ٦/٧٨، الرقم: ١٠١١٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٦، الرقم: ١٨٩٨٣، والحاكم في المستدرك، ٤/١٢١، الرقم: ٧٠٨٩، والبخاري في التاريخ الكبير، ٢/٦، الرقم: ١٥١٤، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٢٨١، الرقم: ٢٣٠١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٣٤٢، الرقم: ١٥١٠۔

’’صحابیٔ رسول ﷺ حضرت اُمیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ وہ کھاتا رہا یہاں تک کہ صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا۔ جب اُسے اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا تو (اسے بسم اللہ پڑھنا یاد آ گیا) اس نے کہا: ﴿بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ﴾ (میں کھانے کا آغاز و اختتام اللہ تعالیٰ کے نام سے کرتا ہوں۔) تو حضور نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس کے ساتھ مسلسل کھا رہا تھا لیکن (یاد آ جانے پر) جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو جو کچھ اس (شیطان) کے پیٹ میں گیا تھا اس نے قے کر دی۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اور امام مقدسی نے فرمایا: اس حدیث کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

٦/٣٣٧. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ خَدَمَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ثَمَانِ سِنِيْنَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا قُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامُهُ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ، وَإِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَطْعَمْتَ وَأَسْقَيْتَ وَأَغْنَيْتَ وَأَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ وَأَحْيَيْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلَى مَا أَعْطَيْتَ.

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٦٢، الرقم: ١٦٦٤٦، وأيضًا، ٥/٣٧٥، الرقم: ٢٣٢٣٢، والنسائي في السنن الکبری، کتاب الدعاء بعد الأکل، باب: (٥) نوع آخر، ٤/٢٠٢، الرقم: ٦٨٩٨، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ١/٤١٦، الرقم: ٤٦٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٩/٥٨١، وابن القيم في الوابل الصيب/٣٤١، والمناوي في فيض القدير، ٥/١٥٦۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْكُبْرَى وَابْنُ السُّنِّيِّ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: سَنَدُهُ صَحِيحٌ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہیں ایک صحابی نے جنہوں نے آٹھ سال حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی بتایا کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا: جب بھی آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ بسم اللہ پڑھتے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے: ﴿اللّٰهُمَّ، أَطْعَمْتَ وَأَسْقَيْتَ وَأَغْنَيْتَ وَأَقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ وَأَحْيَيْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلَى مَا أَعْطَيْتَ﴾ (اے اللہ! تو نے کھلایا، تو نے پلایا، تو نے بے نیاز کیا اور تو نے مالا مال کیا، تو نے ہدایت دی، اور تو نے زندہ کیا، سو جو کچھ تو نے عطا کیا اس پر تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں)۔''

اِس حدیث کو امام احمد، نسائی نے 'السنن الکبری' میں اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

٧/٣٣٨. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: ﴿اَلْحَمْدُ ِللهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، رَبَّنَا﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٧-٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب ما يقول إذا فرغ من طعامه، ٥/٢٠٧٨، الرقم: ٥١٤٢-٥١٤٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، ٥/٥٠٧، الرقم: ٣٤٥٦، وأبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما يقول الرجل إذا طعم، ٣/٣٦٦، الرقم: ٣٨٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما يقال إذا فرغ من الطعام، ٢/١٠٩٢، —

''حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنا دستر خوان اُٹھاتے (یعنی جب کھانے سے فارغ ہو جاتے) تو زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ جاری ہوجاتے: ﴿اَلْحَمْدُ ِللهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا﴾ (اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تعریفیں ہیں جو کثرت سے پاکیزہ، بابرکت (ذات) ہے۔ اے ہمارے ربّ! ایسی تعریف نہیں جو کفایت نہ کرے اور نہ ایسی جس کے کرنے کی ہمیں حاجت نہ ہو)۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٣٩/٨. وفي رواية عنه: **قَالَ: اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ وَقَالَ مَرَّةً: اَلْحَمْدُ ِللهِ رَبِّنَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.**

''اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ بھی مروی ہیں: ﴿اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ﴾ (اس اللہ کے لئے سب تعریفیں ہیں جس نے کھلا پلا کر ہمیں سیراب کیا۔ ایسی تعریفیں نہیں جو ایک بار کرنے کے بعد ختم ہو جائیں یا جس کے بعد ناشکری کی جائے۔) ایک مرتبہ آپ ﷺ نے یہ دعا بھی فرمائی: ﴿اَلْحَمْدُ ِللهِ رَبِّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا﴾ (اس اللہ کے

.... والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٢٠١، الرقم: ٦٨٩٦، والدارمي في السنن، ٢/١٣٠، الرقم: ٢٠٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٣٦، الرقم: ١٨٠٩٦، وأيضًا، ٥/٢٥٢، ٢٥٦، الرقم: ٢٢٢٢٢، ٢٢٢٥٤، والروياني في المسند، ٢/٢٦٧، الرقم: ١١٧٣۔

لئے سب تعریفیں ہیں جو ہمارا ربّ ہے۔ اے ہمارے ربّ! ایسی تعریفیں جو کبھی ختم نہ ہوں، ایک بار ہو کر کبھی نہ رکنے والی تعریفیں اور نہ ایسی تعریفیں جن کی حاجت نہ رہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۹/۳۴۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رضی الله عنه قَالَ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم عَلَى أَبِي قَالَ: فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ...... ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ: فَقَالَ أَبِي، وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ: ادْعُ اللهَ لَنَا فَقَالَ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے والد کے پاس (مہمان بن کر) تشریف لائے، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھانا، پنیر اور برنی کھجور کا حلوہ پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں سے کچھ تناول فرمایا...... پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک مشروب لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پی کر دائیں جانب والے کو دے دیا، پھر (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روانگی کے وقت) میرے والد نے

۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب استحباب وضع النوى خارج التمر، واستحباب دعاء الضيف لأهل الطعام، وطلب الدعاء من الضيف الصالح وإجابته لذالك، ۳/۱٦۱۵، الرقم: ۲۰٤۲، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء الضيف، ۵/۵٦۸، الرقم: ۳۵۷٦، وأبو داود في السنن، كتاب الأشربة، باب في النفخ في الشراب والتنفس فيه، ۳/۳۳۸، الرقم: ۳۷۲۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۱۸۸، الرقم: ۱۷۷۱۱۔

آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے، آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ﴾ (اے اللہ! تونے انہیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما، ان کی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما)۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

﴿نیا چاند دیکھنے کی دعائیں﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. يَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ط قُلْ هِیَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ط

(البقرة، ٢: ١٨٩)

’’(اے حبیب!) لوگ آپ سے نئے چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، فرما دیں یہ لوگوں کے لیے اور ماہِ حج (کے تعیّن) کے لیے وقت کی علامتیں ہیں۔‘‘

٢. هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ط مَا خَلَقَ اللهُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالْحَقِّ ج يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

(يونس، ١٠: ٥)

’’وہی ہے جس نے سورج کو روشنی (کا منبع) بنایا اور چاند کو (اس سے) روشن (کیا) اور اس کے لیے (کم و بیش دکھائی دینے کی) منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کا شمار اور (اوقات کا) حساب معلوم کر سکو، اور اللہ نے یہ (سب کچھ) نہیں پیدا فرمایا مگر درست تدبیر کے ساتھ، وہ (ان کائناتی حقیقتوں کے ذریعے اپنی خالقیت، وحدانیت اور قدرت کی) نشانیاں ان لوگوں کے لیے تفصیل سے واضح فرماتا ہے جو علم رکھتے ہیں ○‘‘

٣. وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط كُلٌّ فِیْ فَلَکٍ يَّسْبَحُوْنَ ○

(الأنبياء، ٢١: ٣٣)

”اور وہی (اللہ) ہے جس نے رات اور دن کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو (بھی)، تمام (آسمانی کرّے) اپنے اپنے مدار کے اندر تیزی سے تیرتے چلے جاتے ہیںo“

٤. وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ط لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَo

(فصلت، ٤١: ٣٧)

”اور رات اور دن اور سورج اور چاند اُس کی نشانیوں میں سے ہیں، نہ سورج کو سجدہ کیا کرو اور نہ ہی چاند کو، اور سجدہ صرف اللہ کے لیے کیا کرو جس نے اِن (سب) کو پیدا فرمایا ہے اگر تم اسی کی بندگی کرتے ہوo“

اَلأَحَادِیْثُ وَالآثَارُ

٣٤١/ ١. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: اَللَّهُمَّ، أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ

١-٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول عند رؤية الهلال، ٥/٥٠٤، الرقم: ٣٤٥١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٢، الرقم: ١٣٩٧، والدارمي في السنن، ٢/٧، الرقم: ١٦٨٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٢٥-٢٦، الرقم: ٦٦١-٦٦٢، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٧١، الرقم: ٨٨٨، والبزار في المسند، ٣/١٦١، الرقم: ٩٤٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٦٥، الرقم: ١٠٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٣١٧، الرقم: ٧٧٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٥٦، الرقم: ١٣٣٣٠، وأيضًا في الدعاء، —

وَالإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّکَ اللهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٢/٣٤٢. وفي رواية: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ، اَللَّهُمَّ، أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللهُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّکَ اللهُ﴾ (اے میرے اللہ! اس چاند کا طلوع ہونا ہمارے لیے امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا۔ (اے چاند) میرا اور تیرا ربّ اللہ ہی ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ، أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالأَمْنِ وَالإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللهُ﴾ (اللہ اکبر، اے اللہ! اس چاند کا طلوع ہونا ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام

.... ٢٨٢/١، الرقم: ٩٠٣-٩٠٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١٦٥/١، الرقم: ٣٧٦، والبخاري في التاريخ الكبير، ١٠٩/٢، الرقم: ١٨٦١، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ٥٩٦/١، الرقم: ٦٤١، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٨٦/١، الرقم: ١٩٨٦.

اور اس چیز کی توفیق کا ذریعہ بنا جس پر ہمارا ربّ راضی ہوتا ہے اور اسے پسند فرماتا ہے۔ (اے چاند!) ہمارا اور تیرا رب اللہ ہی ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣/٣٤٣. عَنْ قَتَادَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ مَرْفُوْعًا عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه.

’’حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ﴾ (بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، بھلائی اور ہدایت کا چاند، میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں (اے چاند!) جس نے تجھے

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما يقول الرجل إذا رأى الهلال، ٤/٣٢٤، الرقم: ٥٠٩٢، وأيضًا في المراسيل، ١/٣٥٥، الرقم: ٥٢٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٤/١٦٩، الرقم: ٧٣٥٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٣٤٣، الرقم: ٩٧٣٧، وأيضًا، ٦/٩٤، الرقم: ٢٩٧٤٩، والطبراني مرفوعًا عن أبي سعيد رضی الله عنه في الدعاء، ١/٢٨٢، الرقم: ٩٠٥-٩٠٨، وابن السني في عمل اليوم والليلة/٥٩٦، الرقم: ٦٤٢، والديلمي عن أبي هريرة رضی الله عنه في مسند الفردوس، ٤/٣٢٨، الرقم: ٦٩٥٣.

پیدا کیا) پھر فرماتے: ﴿اَلْحَمْدُ ِللهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا﴾ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پچھلے مہینے کو لے گیا اور اس (نئے) مہینے کو لے آیا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

٤/٣٤٤. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ ِللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ، وَمِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ ِللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ، وَمِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور تقدیر کے شر اور حشر کے برے انجام سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔‘‘

٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٢٩/٥، الرقم: ٢٢٨٤٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٤٢/٢، الرقم: ٩٧٢٧، وأيضًا، ٩٤/٦، الرقم: ٢٩٧٤٤، والربيع في المسند، ١٩٩/١، الرقم: ٤٩٢، والطبراني عن رافع بن خديج رضی الله عنه في المعجم الكبير، ٢٧٦/٤، الرقم: ٤٤٠٩، وأيضًا في الدعاء، ٢٨٣/١، الرقم: ٩٠٨، وابن أبي عاصم في السنة، ١٦٩/١، الرقم: ٣٨٧، والخطيب البغدادي في الكفاية، ٣٧٤/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣٩/١٠۔

اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کی سند حسن ہے۔

٥/٣٤٥. عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُوْرَهُ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُوْرَهُ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر، فتح، نصرت اور نور کا سوال کرتا ہوں اور ہم اس کے بعد (آنے) والے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں)۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٤٦. وفي رواية: عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَطَهُوْرَهُ وَرِزْقَهُ وَنُوْرَهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''اور ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نیا چاند دیکھ کر یہ دعا فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، فَتْحَهُ وَنَصْرَهُ وَبَرَكَتَهُ وَطَهُوْرَهُ وَرِزْقَهُ وَنُوْرَهُ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے اس ماہ کی خیر، فتح، نصرت، برکت، طہارت، رزق اور نور کا سوال کرتا ہوں)۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥-٦: أخرجه الطبراني في الدعاء، ١/٢٨٣، ٢٨٤، الرقم: ٩٠٩، ٩١٠۔

٣٤٧/٧. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَانَ إِذَا نَظَرَ إِلَى الْهِلَالِ قَالَ: اَللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَرُشْدٍ. وَآمَنْتُ بِاللهِ الَّذِي خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى اللَّخْمِي وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (نیا) چاند دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَرُشْدٍ. وَآمَنْتُ بِاللهِ الَّذِي خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ﴾ (اے اللہ! اس چاند کو برکت والا اور رشد و ہدایت والا چاند بنا۔ اور میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جس نے (اے چاند!) تجھے بھی پیدا کیا اور متناسب بنایا، پھر (اس) اللہ نے بڑھا (کر محکم وجود بنا) دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے)۔''

اس حدیث کو امام ابن السنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں احمد بن عیسیٰ لخمی راوی کو میں نہیں جانتا جبکہ اس کے بقیہ تمام رجال ثقہ ہیں۔

٣٤٨/٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم يَتَعَلَّمُوْنَ هَذَا الدُّعَاءَ إِذَا دَخَلَتِ السَّنَةُ أَوِ الشَّهْرُ: اَللَّهُمَّ

٧: أخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة/٥٩٧، الرقم: ٦٤٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٠١، الرقم: ٣١١، وابن عدي في الكامل، ٣/٢٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣٩، والمناوي في فيض القدير، ٥/١٦٥۔

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٢١، الرقم: ٦٢٤١، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٢٥٥، الرقم: ٥٠١٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٣٩۔

أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَرِضْوَانٌ مِنَ الرَّحْمَانِ وَجِوَازٌ مِنَ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَهٰذَا مَوْقُوْفٌ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيْحِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام سال یا مہینے کے شروع ہونے کے لئے یہ دعا سیکھتے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَرِضْوَانٌ مِنَ الرَّحْمَانِ وَجِوَازٌ مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ (اے اللہ! اس مہینے کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام، رحمٰن کی رضا اور شیطان سے چھٹکارے کے ساتھ شروع فرما)۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح حدیث کی شرط پر موقوف ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

٩/٣٤٩. وفي رواية: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَشْيُخِهِمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ. رَوَاهُ ابْنُ السُّنِّيِّ.

''اور ایک روایت میں حضرت عثمان بن ابی عاتکہ اپنے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب نئے چاند کو دیکھتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ﴾ (اے اللہ! اس ماہ کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی، اسلام، سکون،

٩: أخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة/٥٩٨، الرقم: ٦٤٥۔

عافیت اور رزق حسن کے ساتھ شروع فرما)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

۳۵۰/ ۱۰. وفي روایة: عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ؟ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْهُ شَهْرَ بَرَكَةٍ وَنُوْرٍ وَأَجْرٍ وَمُعَافَاةٍ، اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قَاسِمٌ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْهِ خَيْرًا فَاقْسِمْ لَنَا فِيْهِ مِنْ خَيْرٍ كَمَا قَسَمْتَ فِيْهِ بَيْنَ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَرَايَا.

’’اور ایک روایت میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ہشام بن حسان سے پوچھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ جب چاند کو دیکھتے تھے تو کیا کہا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ وہ یوں کہا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْهُ شَهْرَ بَرَكَةٍ وَنُوْرٍ وَأَجْرٍ وَمُعَافَاةٍ، اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قَاسِمٌ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْهِ خَيْرًا فَاقْسِمْ لَنَا فِيْهِ مِنْ خَيْرٍ كَمَا قَسَمْتَ فِيْهِ بَيْنَ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ﴾ (اے اللہ! اس ماہ کو (ہمارے لئے) برکت، نور، اجر اور بخشش کا ماہ بنا، اے اللہ! تو اس ماہ میں اپنے بندوں کے لئے خیر تقسیم فرمانے والا ہے، تو اس میں ہمارے لئے بھی خیر کی خیرات رکھ دے جیسا کہ تو نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے رکھی)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور ابن سرایا نے روایت کیا ہے۔

۱۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، باب ما قالوا في الهلال يرى ما يقال، ٢/٣٤٣، الرقم: ٩٧٣٣، وأيضًا، ٦/٩٥، الرقم: ٢٩٧٥٠، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٦٦، الرقم: ٨٧٧۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ عِنْدَ دُخُوْلِ الأَسْوَاقِ وَمَوَاضِعِ الْغَفَلَاتِ

﴿بازاروں اور دیگر مقاماتِ غفلت میں داخلے کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں اور اذکار﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ. (الكهف، ١٨: ٢٤)

”اور اپنے رب کا ذکر کیا کریں جب آپ بھول جائیں۔“

٢. وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝

(طه، ٢٠: ١٢٤-١٢٦)

”اور جس نے میرے ذکر (یعنی میری یاد اور نصیحت) سے روگردانی کی تو اس کے لیے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کردیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے ۝ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے (آج) اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) بینا تھا ۝ ارشاد ہوگا: ایسا ہی (ہوا کہ دنیا میں) تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تو (بھی) بھلا دیا جائے گا ۝“

٣. رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ﻻ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ○

(النور، ٢٤: ٣٧)

’’(اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گی○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ وَالْآثَارُ

١/٣٥١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا دخل السّوق، ٥/٤٩١، الرقم: ٣٤٢٨ـ٣٤٢٩، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارات، باب الأسواق ودخولها، ٢/٧٥٢، الرقم: ٢٢٣٥، والدارمي في السنن، ٢/٣٧٩، الرقم: ٢٦٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٧، الرقم: ٣٢٧، والبزار في المسند، ١/٢٣٨، الرقم: ١٢٥، والحاكم في المستدرك، ١/٧٢١ـ٧٢٢، الرقم: ١٩٧٤، ١٩٧٥، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/٢١٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٠٠، الرقم: ١٣١٧٥، والطيالسي في المسند، ١/٤، الرقم: ١٢، وأيضا في الدعاء، ١/٢٥١، ٢٥٢، الرقم: ٧٨٩ـ٧٩٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٧، الرقم: ٢٦١٩ـ

الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ كُلُّهُمْ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہو اور یہ کلمات کہے: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے، وہی لائق ستائش ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ اسی کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس سے دس لاکھ برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کئے جاتے ہیں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ نیز امام منذری نے فرمایا: اسے امام ابن ماجہ، ابن ابی دنیا اور حاکم نے روایت کیا اور ان سب نے صحیح قرار دیا ہے۔

٢/٣٥٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا قام من المجلس، ٥/٤٩٤، الرقم: ٣٤٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، —

جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَالِکَ: سُبْحَانَکَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِکَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا کَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَالِکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی فضول باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے: ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ (یا اللہ! میں تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔) تو ان فضول باتوں سے اس کی مغفرت ہوجائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳/۳۵۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ: کَلِمَاتٌ

--------- ٦/١٠٥، الرقم: ١٠٢٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٩٤، الرقم: ١٠٤٢٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٤٦، الرقم: ٦٥٨٤۔

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في كفارة المجلس، ٤/٢٦٤، الرقم: ٤٨٥٧، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٥٣، الرقم: ٥٩٣، والطبراني في الدعاء، ١/٥٣٦، الرقم: ١٩١٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٥، الرقم: ٢٣٤٠، وابن سرايا في سلاح —

لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُوْلُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيْفَةِ: سُبْحَانَکَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ الفاظ ایسے ہیں کہ جنہیں کوئی اپنی مجلس سے اٹھتے وقت تین دفعہ پڑھتا ہے تو وہ الفاظ اس کی طرف سے کفارہ ہو جاتے ہیں اور انہیں کوئی بھلائی کی مجلس یا مجلس ذکر میں کہتا ہے تو وہ اس کے لئے تصدیق کی مہر ہو جاتے ہیں جیسے کسی تحریر پر مہر لگائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں: ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ (اے اللہ! تو پاک ہے اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤/٣٥٤. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَکَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

.... المؤمن في الدعاء، ٤٨١/١، الرقم: ٩١٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٣١٧/١٧، الرقم: ٣٩١٩، والهيثمي في موارد الظمآن، ٥٨٨/١، الرقم: ٢٣٦٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢٤٧/٤۔

٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب: (١٢٠)، ١١٢/٦، الرقم: ١٠٢٥٧، والحاكم في المستدرك، ٧٢٠/١، الرقم: ١٩٧٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٣٨/٢، الرقم: ١٥٨٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٦٤/٢، الرقم: ٢٣٣٧۔

أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ، فَقَالَهَا فِي مَجْلِسِ ذِکْرٍ كَانَ كَالطَّابِعِ يُطْبَعُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَهَا فِي مَجْلِسِ لَغْوٍ كَانَتْ كَفَّارَتَهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

”حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی مجلس ذکر میں یہ دعا پڑھی: ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ (اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اے اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔) گویا اس کے ذکر پر مہر لگ گئی اور جس شخص نے اسے کسی فضول مجلس میں پڑھا اس کے لئے یہ کفارہ بن گئی۔“

اسے امام نسائی، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ حاکم نے اِسے امام مسلم کی شرائط پر صحیح کہا ہے۔ نیز امام منذری نے فرمایا: اسے امام نسائی اور طبرانی دونوں نے صحیح حدیث کے رجال سے روایت کیا ہے۔

٣٥٥/٥. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم

٥: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب كفارة ما يكون في المجلس، ٦/١١٣، الرقم: ١٠٢٦٠، والحاكم في المستدرك، ١/٧٢١، الرقم: ١٩٧٢، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٨٠، الرقم: ٩١٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٤، الرقم: ٢٣٣٩۔

بِآخِرِهِ إِذَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ هَذِهِ كَلِمَاتٍ أَحْدَثْتَهُنَّ. قَالَ: أَجَلْ جَاءَنِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هُنَّ كَفَّارَاتُ الْمَجْلِسِ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

’’حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی زندگی کے آخری ایام میں تھے کہ صحابہ کرام ﷺ نے آپ کے ساتھ ایک نشست کی۔ آپ ﷺ نے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھی: ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ (اے اللہ! تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (اور تعلیم امت کے لئے اس دعا میں یہ الفاظ ہیں کہ امتی یوں کہے: اے اللہ!) میں نے غلطی کی ہے اور میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا۔) ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دعا آپ نے پہلی دفعہ فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: اے محمد (ﷺ)! یہ کلمات مجلس کا کفارہ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔ نیز امام منذری نے فرمایا: اس کی سند جید ہے۔

٣٥٦/٦. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِيْنَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّيْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (جنگ سے) بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہنے والے کے قائم مقام ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، بزار، ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام منذری اور ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار اور طبرانی نے سندِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣٥٧/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٩٠، الرقم: ٢٧١، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٠/١٦، الرقم: ٩٧٩٧، والبزار في المسند، ٥/١٦٦، الرقم: ١٧٥٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٦٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٤٢، الرقم: ٣١٣٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٣٠، الرقم: ٢٦٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٨٠۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في القوم يجلسون ولا يذكرون الله، ٥/٤٦١، الرقم: ٣٣٨٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٠٧-١٠٨، الرقم: ١٠٢٣٨-١٠٢٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٨٤، الرقم: ١٠٢٨٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/١٣٠، وابن المبارك في الزهد، ١/٢٨، الرقم: ٤٧، —

فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: سَنَدُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مجلس جس میں لوگ جمع ہوں اور اس میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ ہی اپنے نبی مکرم ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے وبال ہوگی اور پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے اور چاہے تو انہیں معاف فرما دے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند حسن ہے۔

٨/٣٥٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ فَتَفَرَّقُوْا مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ الْمُبَارَكِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں اکٹھے ہوئے اور پھر (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر اور حضور نبی اکرم ﷺ

.... والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٣٠، والمقدسي في الترغيب في الدعاء، ١/١٩٣، الرقم: ١٠٦۔

٨: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/٣٥١، الرقم: ٥٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٦، الرقم: ٩٧٦٣، وابن المبارك في الزهد، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٩۔

پر درود پڑھے بغیر وہ منتشر ہو گئے تو وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے روز باعث حسرت (و باعثِ خسارہ) بننے کے سوا اور کچھ نہیں ہو گی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان، احمد اور ابن مبارک نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٩/٣٥٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُوْنَ اللهَ فِيْهِ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ أُدْخِلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَإِسْنَادُهُمَا صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم کسی بیٹھنے کی جگہ (یعنی مجلس میں) بیٹھے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجے تو وہ مجلس روزِ قیامت ان کے لئے حسرت (و خسارہ) کا باعث ہونے کے سوا کچھ نہیں ہو گی اگرچہ وہ لوگ بوجہ ثواب جنت میں بھی داخل ہو جائیں (لیکن انہیں ہمیشہ اس بات کا پچھتاوا رہے گا)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان اور ابن ابی عاصم دونوں نے سندِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٣٥٢/٢، الرقم: ٥٩١، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ٢٧/١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٦٣/٢، الرقم: ٢٣٣١، والهيثمي في موارد الظمآن، ٥٧٧/١، الرقم: ٢٣٢٢، وأيضا في مجمع الزوائد، ٧٩/١٠.

١٠/٣٦٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي مَجْلِسٍ فَتفَرَّقُوْا وَلَمْ يَذْكُرُوا اللهَ عزوجل وَيُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ مَجْلِسُهُمْ تِرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وفي رواية: وَإِنِ أُدْخِلُوْا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّيَالِسِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ کسی مجلس میں جمع ہوتے ہیں (اس حال میں کہ) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے بغیر ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں، تو ان کی یہ مجلس قیامت کے روز ان کے لئے حسرت (وندامت) کا باعث ہو گی۔“ اور ایک روایت میں

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٦، ٤٥٣، الرقم: ٩٧٦٣، ٩٨٤٢، والحاكم في المستدرك، ١/٧٣٥، الرقم: ٢٠١٧، والطيالسي في المسند، ١/٣٠٤، الرقم: ٢٣١١، والطبراني عن أبي أمامة رضي الله عنه في المعجم الكبير، ٨/١٨١، الرقم: ٧٧٥١، وأيضًا في مسند الشاميين، ٢/٤١، ٤٦، الرقم: ٨٨٢، ٨٩٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠٤، الرقم: ٥٤٦، وابن المبارك في الزهد، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٢، والجهضمي في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ١/٥٣، الرقم: ٥٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة/١٤٧، الرقم: ١٧٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٣٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٨٠۔

ہے کہ اگرچہ وہ بوجہ ثواب جنت میں ہی کیوں نہ داخل کر دیئے جائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، بیہقی اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام منذری نے فرمایا: اسے امام احمد نے اسنادِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اسے امام احمد نے صحیح حدیث کے رجال سے روایت کیا ہے۔ اور امام طبرانی نے بھی اسے ثقہ رجال سے روایت کیا ہے۔

٣٦١/١١. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ عزوجل وَصَلَاةٍ عَلَى النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم إِلَّا قَامُوْا عَنْ أَنْتَنِ مِنْ جِيْفَةٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّيَالِسِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ کسی مجلس میں جمع ہوئے اور (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کئے بنا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے بنا منتشر ہوگئے تو گویا وہ (ایسے ہیں جو) مردار کی بدبو سے کھڑے ہوئے۔‘‘ اِس حدیث کو امام بیہقی اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

١١: أخرجه الطيالسي في المسند، ١/٢٤٢، الرقم: ١٧٥٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢١٤، الرقم: ١٥٧٠۔

بَابٌ فِي أَذْكَارِ الرُّقْيَةِ

﴾دَم کے لئے پڑھے جانے والے اَذکار﴿

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْنَ o

(الفاتحة، ١:١-٧)

’’سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہےo نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہےo روزِ جزا کا مالک ہےo (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیںo ہمیں سیدھا راستہ دکھاo ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایاo ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کاo‘‘

٢. وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ o (المؤمنون، ٢٣:٩٧)

’’اور آپ (دعا) فرمائیے: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوںo‘‘

٣. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ o مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ o وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ o وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ o وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ o

(الفلق، ١١٣:١-٥)

’’آپ عرض کیجئے کہ میں (ایک) دھماکے سے انتہائی تیزی کے ساتھ (کائنات کو) وجود میں لانے والے رب کی پناہ مانگتا ہوںo ہر اس چیز کے شر (اور نقصان) سے جو اس نے پیدا فرمائی ہےo اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب (اس کی) ظلمت چھا جائےo اور گرہوں میں پھونک مارنے والی جادوگرنیوں (اور جادوگروں) کے شر سےo اور ہر حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرےo‘‘

٤. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِo مَلِكِ النَّاسِo اِلٰهِ النَّاسِo مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِo الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِo مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِo (الناس، ١١٤: ١-٦)

’’آپ عرض کیجئے کہ میں (سب) انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوںo جو (سب) لوگوں کا بادشاہ ہےo جو (ساری) نسلِ انسانی کا معبود ہےo وسوسہ انداز (شیطان) کے شر سے جو (اللہ کے ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہےo جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہےo خواہ وہ (وسوسہ انداز شیطان) جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ وَالْآثَارُ

١/٣٦٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا ثَقُلَ كُنْتُ أَنْفُثُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن والمعوذات، ٥/٢١٦٥، الرقم: ٥٤٠٣، وأيضًا، باب في المرأة ترقي الرجل، ٥/٢١٧٠، الرقم: ٥٤١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب رقية المريض، ٤/١٧٢٣، الرقم: ٢١٩٢، وابن ماجه في —

عَلَيْهِ بِهِنَّ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِبَرَکَتِهَا. فَسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ: کَيْفَ يَنْفُثُ؟ قَالَ: کَانَ يَنْفُثُ عَلَی يَدَيْهِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے مرض وصال میں معوذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ والناس) پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمایا کرتے تھے، اور جب تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں یہی سورتیں پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کیا کرتی تھی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ ﷺ کا (اپنا) دست اقدس آپ ﷺ (کے جسم اقدس) پر پھیرا کرتیں۔ میں (امام معمر) نے (امام ابن شہاب) الزہری سے پوچھا کہ آپ دم کس طرح کیا کرتے تھے؟ فرمایا: سورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیا کرتے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۳۶۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ، نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي

.... السنن، کتاب الطب، باب ما يدعو به إذا أوی إلی فراشه، ۲/۱۲۷۵، الرقم: ۳۸۷۵، والنسائي في السنن الکبری، ٤/۲۵۵، الرقم: ۷۰۸٦، ومالك في الموطأ، ۲/۹٤۲، الرقم: ۱٦۸۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/۱۱٤، الرقم: ۲٤۸۷۵،۲٤۹۷۱،۲٦۳۰٦، وابن حبان في الصحيح، ۷/۲۳۰، الرقم: ۲۹٦۳، وعبد بن حميد في المسند، ۱/٤۲۹، الرقم: ۱٤۷٤۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ٤/۱۹۱٦، الرقم: ٤۷۲۸، ومسلم في الصحيح، کتاب السلام، باب رقية المريض بالمعوذات والنفث، ٤/۱۷۲۳، الرقم: ۲۱۹۲، وأبو داود في السنن، کتاب الطب، باب کيف الرقی، ـــ

مَاتَ فِيهِ. جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ. لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ ﷺ اس پر معوذات (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ والناس) پڑھ کر دم فرماتے، جب آپ ﷺ مرض وصال میں مبتلا تھے تو میں آپ ﷺ پر (معوذات سے) دم کرتی اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرتی، کیونکہ آپ ﷺ کے دست مبارک میں میرے ہاتھوں سے زیادہ برکت تھی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣/٣٦٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ فِي

.... ١٥/٤، الرقم: ٣٩٠٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب النفث في الرقية، ١١٦٦/٢، الرقم: ٣٥٢٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٥٠/٦، الرقم: ١٠٨٤٧۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب رقية النبي ﷺ، ٢١٦٨/٥، الرقم: ٥٤١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة، ١٧٢٤/٤، الرقم: ٢١٩٤، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ١٢/٤، الرقم، ٣٨٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ١١٦٣/٢، الرقم: ٣٥٢١، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٦٨/٤، الرقم: ٧٥٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٩٣/٦، الرقم: ٢٤٦٦١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٦/٥، الرقم: ٢٣٥٦٩۔

الرُّقْيَةِ: تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دم کرتے وقت (یہ الفاظ) فرمایا کرتے تھے: ﴿تُرْبَةُ أَرْضِنَا، وَرِيقَةُ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا﴾ (ہماری زمین کی مٹی اور ہم میں سے بعض کا (بابرکت) لعاب دہن سے، ہمارے پروردگار کے حکم سے، ہمارے مریض کو شفا ملتی ہے)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٣٦٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اشْتَكَى مِنَّا إِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار ہوتا تو حضور نبی اکرم ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر (یہ کلمات ادا) فرماتے:

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب رقية النبي ﷺ، ٥/٢١٦٨، الرقم: ٥٤١١، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض، ٤/١٧٢١، الرقم: ٢١٩١، والترمذي عن علي رضي الله عنه في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء المريض، ٥/٥٦١، الرقم: ٣٥٦٥، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله ﷺ، ١/٥١٧، الرقم: ١٦١٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٥٨، الرقم: ٧٥٠٨-٧٥١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤٤-٤٥، الرقم: ٢٤٢٢١، ٢٤٢٢٨، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٣٧، الرقم: ٢٩٧١، ٢٩٧٢۔

﴿أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾ (اے انسانوں کے پروردگار! تکلیفوں کو دور کردے، شفا عطا فرما دے، بے شک تو ہی شفا عطا فرمانے والا ہے، تیری شفاء کے سوا اور کوئی شفا نہیں ہے، ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کو بالکل ختم کر دے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٥/٣٦٦. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ ﷺ، أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَجَعًا، يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ضَعْ يَدَکَ عَلَى الَّذِي تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِکَ وَقُلْ: بِاسْمِ اللهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِکٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور

٥ـ٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب استحباب وضع يده على موضع الألم مع الدعاء، ٤/١٧٢٨، الرقم: ٢٢٠٢، والترمذي في السنن، كتاب الطب، باب: (٢٩)، ٤/٤٠٨، الرقم: ٢٠٨٠، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب في الرقية إذا اشتكى، ٥/٥٧٤، الرقم: ٣٥٨٨، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ٤/١١، الرقم: ٣٨٩١، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ٢/١١٦٣، الرقم: ٣٥٢٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٦٧، ٤١٠، الرقم: ٧٥٤٦، ٧٧٢٤، ومالك في الموطأ، كتاب العين، باب التعوذ والرقية في المرض، ٢/٩٤٢، الرقم: ١٦٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢١، ٢١٧، الرقم: ١٦٣١٢، ١٧٩٣٢.

نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اپنی تکلیف بیان کی کہ جب سے وہ اسلام لائے ہیں ان کے جسم میں درد رہتا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے جسم میں جہاں درد ہے اس جگہ ہاتھ رکھو اور تین بار **بسم اللہ** اور سات بار (یہ کلمات) کہو: ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور قدرت سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں (ڈرانے والا) پاتا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ، نسائی، مالک اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٦٧. وَلَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَأَبُوْ دَاوُدَ: قَالَ: أَتَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَانَ يُهْلِكُنِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: امْسَحْ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ: أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ. قَالَ: فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

امام ترمذی اور ابوداود نے یہ الفاظ بیان فرمائے: ’’حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں ایسے شدید درد میں مبتلا تھا جو مجھے ہلاک کیے جا رہی تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (درد کی جگہ) سات مرتبہ دایاں ہاتھ پھیرو اور یوں کہو: ﴿أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کی عزت، قدرت اور غلبہ کے ساتھ اس درد کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔) آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو درد فوراً رفع ہو گیا۔ اور اب میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو بھی اِسی بات کا حکم دیتا ہوں۔‘‘

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٦٨/٧. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی الله عنه أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اشْتَكَيْتَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ مِنْ کُلِّ شَيءٍ يُؤْذِيْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ. اللهُ يَشْفِيْکَ بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت ابو سعید رضی الله عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا محمد! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! حضرت جبرائیل نے یہ کلمات کہے: ﴿بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ مِنْ کُلِّ شَيءٍ

٧ـ٩: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب السلام، باب الطب والمرض والرقى، ٤/١٧١٨، الرقم: ٢١٨٦ـ٢١٨٥، والترمذي في السنن، کتاب الجنائز، باب ما جاء في التعوذ للمريض، ٣/٣٠٣، الرقم: ٩٧٢، وابن ماجه في السنن، کتاب الطب، باب ما عوذ به النبي صلی الله عليه وآله وسلم وما عوذ به، ٢/١١٦٤، الرقم: ٣٥٢٣ـ٣٥٢٤، والنسائي في السنن الکبرى، ٦/٢٤٩، الرقم: ١٠٨٤١ـ١٠٨٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٨، ٥٦، الرقم: ١١٢٤١، ١١٥٥١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٣٢٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٠٦، الرقم: ٧٢٨٤، والحاکم في المستدرك، ٤/٤٥٧، الرقم: ٨٢٦٨، والروياني في المسند، ١/٦٩، الرقم: ٢٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٠، الرقم: ٢١٢٨، وابن سعد في الطبقات الکبرى، ٢/٢١٣ـ

يُؤْذِيْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيْکَ بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ﴾ (اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر ایذاء اور تکلیف دینے والی چیز کے شر سے اور ہر نفس اور ہر حسد والی آنکھ کے ضرر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے گا، میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٨/٣٦٩. وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: کَانَ إِذَا اشْتَکَی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيْلُ قَالَ: بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيْکَ وَمِنْ کُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِي عَيْنٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’اور ایک روایت میں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام آکر آپ ﷺ کو دم کرتے اور یہ کلمات کہتے: ﴿بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيْکَ وَمِنْ کُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِي عَيْنٍ﴾ (اللہ کے نام سے، وہ آپ کو تندرست کرے گا، اور ہر بیماری سے شفا عطا کرے گا اور حسد کرنے والے حاسد کے ہر شر سے اور نظر لگانے والی آنکھ کے ہر شر سے آپ کو اپنی پناہ میں رکھے گا)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٩/٣٧٠. وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُنِي فَقَالَ لِي: أَلَا أَرْقِيْکَ بِرُقْيَةٍ جَاءَنِي بِهَا جِبْرَائِيْلُ قُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي بَلَی يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: بِسْمِ اللهِ أَرْقِيْکَ وَاللهُ يَشْفِيْکَ مِنْ کُلِّ

دَاءٍ فِيكَ، وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

''اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا پڑھ کر دم نہ کروں جو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس لائے ہیں! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، تو آپ ﷺ نے تین بار یہ دم فرمایا: ﴿**بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ وَاللهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ، وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ**﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام سے میں تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ تجھے ہر اس بیماری سے نجات دلائے جو تجھ میں ہے اور تجھے شفاء دے گانٹھوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے اور ہر حاسد کے حسد سے جب وہ حسد کرے)۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٣٧١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما **عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا**

١٠: أخرجه الترمذي في الصحيح، كتاب الطب، باب: (٣٢)، ٤/٤١٠، الرقم: ٢٠٨٣، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء للمريض عند العيادة، ٣/١٨٧، الرقم: ٣١٠٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٥٨، ٢٥٩، الرقم:١٠٨٨٢-١٠٨٨٥، والبخاري في الأدب المفرد/١٨٩، الرقم: ٥٣٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤٦، الرقم: ٢٣٥٧٢، وأبو يعلى في المسند، ٤/٣١٨،٣٦٦، الرقم: ٢٤٣٠،٢٤٨٣، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٤٠، الرقم: ٢٩٧٥، والحاكم في المستدرك، ١/٤٩٣، الرقم: ١٢٦٨-١٢٧٠، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٣٧، الرقم: ٧١٨-

مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَکَ إِلَّا عُوْفِيَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت قریب نہ ہو اور سات بار یوں کہے: ﴿أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَکَ إِلَّا عُوفِيَ﴾ (میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے ربّ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔) تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے۔

١١/٣٧٢. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ اشْتَکَى مِنْکُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَکَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ: رَبُّنَا اللهُ الَّذِي فِي

١١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ٤/١٢، الرقم: ٣٨٩٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٥٦-٢٥٧، الرقم: ١٠٨٧٤-١٠٨٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٠، الرقم: ٢٤٠٠٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٤٣، الرقم: ٧٥١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٨٠، الرقم: ٨٦٣٦، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٣١، الرقم: ١٠٨٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٣٨٩، الرقم: ٦٤٨، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، —

السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ أَمْرُکَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُکَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِکَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِکَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ. فَيَبْرَأُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کو کوئی تکلیف ہو یا اس کا کوئی مسلمان بھائی اس سے اپنی بیماری کی شکایت کرے تو (وہ یوں) کہے: ﴿رَبُّنَا اللهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ أَمْرُکَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُکَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِکَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِکَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ﴾ (ہمارا رب اللہ ہے جس کی حکومت آسمانوں میں بھی ہے۔ (اے اللہ!) تیرا نام پاک ہے۔ تیرا حکم آسمانوں اور زمین میں ہے۔ تیری رحمت جیسی آسمانوں میں ہے ویسی ہی زمین میں بھی عطا فرما، ہماری غلطیوں اور خطاؤں کو معاف فرما تو پاک لوگوں کا ربّ ہے۔ اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفا میں سے شفا اس تکلیف پر نازل فرما (تا کہ یہ تندرست ہو جائے۔) تو وہ شخص شفایاب ہو جائے گا۔''

اسے امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

-------- ٤٢٢/١، الرقم: ٧٧٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٥٦/٤، الرقم: ٥٢٣٩۔

٣٧٣/ ١٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَّى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُوْلَ: بِسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ بخار اور ہر قسم کے درد میں ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگنے کی تعلیم فرماتے: ﴿**بِسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ**﴾ (**اللہ تعالیٰ** بڑائی والے کے نام سے، ہر پھڑکنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی کے شر سے عظمت والے ربّ کی پناہ چاہتا ہوں)۔“

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطب، باب: (٢٦)، ٤/٤٠٥، الرقم: ٢٠٧٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما يعوذ به من الحمى، ٢/١١٦٥، الرقم: ٣٥٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٠٠، الرقم: ٢٧٢٩، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/١٧، الرقم: ١٩٧٧١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤٧، الرقم: ٢٣٥٧٩، وأيضًا، ٦/٦٣، الرقم: ٢٩٥٠١، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٢٢٤، الرقم: ١١٥٦٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٥٩، الرقم: ٨٢٧٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٠٤، الرقم: ٥٩٤، وأبو نعيم حلية الأولياء، ١٠/٣٧٩۔

١٣/٣٧٤. عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ﷺ يَقُوْلُ: مَرَرْنَا بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيْهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُوْمًا فَنُمِيَ ذَالِکَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مُرُوْا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ قَالَتْ (أي الرباب جدة عثمان بن حكيم): فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي وَالرُّقَى صَالِحَةٌ فَقَالَ: لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدْغَةٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْحُمَةُ مِنَ الْحَيَّاتِ وَمَا يَلْسَعُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت سہل بن حنیف ﷺ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک ندی کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں اتر کر نہا لیا۔ جب میں باہر نکلا تو مجھے بخار ہو گیا۔ اس بات کی خبر حضور نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ثابت کو تعویذ لینے کا حکم دو۔ (صحابی حضرت سہل بن حنیف سے روایت کرنے والی تابعیہ حضرت رباب بیان کرتی ہیں کہ) میں نے (حضرت سہل بن حنیف ﷺ سے) عرض کیا: میرے آقا! کیا دم سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: دم صرف نظر بد، سانپ کے ڈسے اور بچھو کے کاٹے کا ہوتا ہے۔'' (امام ابو داود نے فرمایا: الحمة سانپ وغیرہ زہریلے جانور کا کاٹنا)۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطب، باب ما جاء في الرقى، ٤/١١، الرقم: ٣٨٨٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٧٢، ٢٥٦، الرقم: ١٠٠٨٦، ١٠٨٧٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٥٨، الرقم: ٨٢٧٠۔

٣٧٥/١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَصَابَهُ رَمَدٌ أَوْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهِ وَأَصْحَابِهِ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَأَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَأْرِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ السُّنِّيِّ وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ یا آپ ﷺ کے اہل خانہ میں سے یا آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو اگر آشوب چشم ہو جاتا تو وہ ان کلمات سے دعا کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِبَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي وَأَرِنِي فِي الْعَدُوِّ ثَأْرِي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي﴾ (اے اللہ! مجھے میری نگاہ سے لطف اندوز کر اور اس کو میرا وارث بنا، اور مجھے اپنے دشمن کا انتقام دکھا اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس پر میری مدد فرما)۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابن السنی اور حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٧٦/١٥. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: مَنْ قَالَ عِنْدَ عَطْسَةٍ سَمِعَهَا:

١٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الرقى والتمائم، ٤/٤٥٩، الرقم: ٨٢٧٢، وابن السني في عمل اليوم والليلة/٥١٤، الرقم: ٥٦٥، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٣/١٠١، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤١٥، الرقم: ٧٥٦، والمناوي في فيض القدير، ٥/١٠٤۔

١٥: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، باب: من سمع العطسة/٣١٩، الرقم: ٩٢٦، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٥٩، الرقم: ٨٢٧٣، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٦٠٠، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٣٢، والمناوي في فيض القدير، ١/٤٠٤۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الضِّرْسِ وَلَا الْأُذُنِ أَبَدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جس نے چھینک سن کر یہ کہا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ﴾ (ہر حال میں جو بھی ہو تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں) تو وہ داڑھ اور کان کا درد کبھی نہیں پائے گا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری نے 'الأدب المفرد' میں اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٦/٣٧٧. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَلَدِغَتْهُ عَقْرَبٌ فَتَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: لَعَنَ اللهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ أَوْ نَبِيًّا وَلَا غَيْرَهُ إِلَّا لَدِغَتْهُمْ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبِعِهِ حَيْثُ لَدِغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه مُخْتَصَرًا وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

١٦: أخرجه ابن ماجه عن عائشة رضي الله عنها في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في قتل الحية والعقرب في الصلاة، ١/٣٩٥، الرقم: ١٢٤٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤٤، الرقم: ٢٣٥٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٩١، الرقم: ٥٨٩٠، وأيضًا في المعجم الصغير، ٢/٨٧، الرقم: ٨٣٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥١٨، الرقم: ٢٥٧٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٦٥، الرقم: ٥٤٤٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١١١۔

وفي رواية للطبراني والبيهقي: رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ: لَمْ يَذْكُرْ تَنَاوُلَهَا بِالْفِعْلِ قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، وَمِلْحٍ وَجَعَلَ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَيَقْرَأُ: ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنا دست اقدس زمین پر رکھا تو اس پر ایک بچھو نے ڈس لیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے نعلین مبارک سے مار ڈالا، پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بچھو پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ وہ نمازی، غیر نمازی اور نبی اور غیر نبی کسی کو بھی بلاامتیاز ڈسنے سے باز نہیں آتا پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوا کر انہیں ایک برتن میں حل فرمایا اور پھر اسے اپنی اس انگلی پر ڈالنا شروع کر دیا جہاں پر بچھو نے ڈسا تھا اور اس پر اپنا دست اقدس پھیرنے لگے اور اس انگلی پر آپ ﷺ معوذتین پڑھ کر دم فرمانے لگے۔''

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ نے مختصراً اور ابن ابی شیبہ، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا اور مذکورہ الفاظ ابن ابی شیبہ کے ہیں۔

امام طبرانی اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ امام ابن فضیل نے حضرت مطرف سے روایت کی، اُنہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس بچھو کو مار دیا۔ (صرف اتنا بیان کیا کہ) حضور نبی اکرم ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور پھر آپ ﷺ نے اس انگشت مبارکہ پر اپنا دست اقدس پھیرنا شروع کیا اور ساتھ یہ (سورتیں): ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر دم فرمایا۔''

٣٧٨/ ١٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَتَوْا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوْهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَالِکَ إِذْ لُدِغَ سَيِّدُ أُوْلَئِکَ فَقَالُوْا: هَلْ مَعَکُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رَاقٍ فَقَالُوْا: إِنَّکُمْ لَمْ تَقْرُوْنَا وَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوْا لَهُمْ قَطِيْعًا مِنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوْا: لَا نَأْخُذُهُ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَسَأَلُوْهُ فَضَحِکَ وَقَالَ: وَمَا أَدْرَاکَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ خُذُوْهَا وَاضْرِبُوْا لِي بِسَهْمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ حضرات قبائل عرب میں سے ایک قبیلے میں گئے تو ان قبیلے والوں نے ان کی کوئی مہمان نوازی نہ کی۔ اسی دوران ان کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا تو وہ (ان صحابہ کرام کے پاس آ کر) کہنے لگے: کیا آپ کے پاس کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ انہوں نے کہا: چونکہ تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی لہٰذا ہم اس وقت تک کچھ نہیں کریں

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب الرقى بفاتحة الكتاب، ٥/ ٢١٦٦، الرقم: ٥٤٠٤، ومسلم في الصحيح، كتاب السلام، باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقرآن والأذكار، ٤/ ١٧٢٧، الرقم: ٢٢٠١، والترمذي في السنن، كتاب الطب، باب ما جاء في أخذ الأجر على التعويذ، ٤/ ٣٩٨، الرقم: ٢٠٦٣، وأبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ٤/ ١٤، الرقم: ٣٩٠٠، وابن ماجه في السنن، كتاب التجارات، باب أجر الراقي، ٢/ ٧٢٩، الرقم: ٢١٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/ ٣٦٧، الرقم: ٧٥٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٤٤، الرقم: ١١٤١٧۔

گے جب تک تم ہمارے ساتھ کچھ (معاوضہ) مقرر نہ کرلو۔ سوانہوں نے کچھ بکریاں دینا منظور کیا چنانچہ (ان میں سے ایک نے) سورۂ فاتحہ پڑھی اور تھوک منہ میں جمع کرکے بچھو کے کاٹے کی جگہ پرتھوک دیا تو اس کی تکلیف (اسی وقت) دور ہوگئی۔ وہ لوگ (طے شدہ معاملہ کے مطابق) بکریاں لے کر آئے تو ان (صحابہ میں سے بعض) نے کہا کہ (یہ بکریاں) ہم اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک حضور نبی اکرم ﷺ سے ان کے متعلق پوچھ نہ لیں۔ سو جب انھوں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں (حاضر ہوکر) دریافت کیا تو آپ ﷺ (سارا ماجرا سن کر) ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ (سورہ فاتحہ) دم کرنے کی چیز ہے؟ خیر تم وہ بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی نکالنا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۷۹/ ۱۸. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: کَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ يَرْقُوْنَ مِنَ الْحُمَةِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ نَهَی عَنِ الرُّقَی فَأَتَوْهُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ قَدْ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَی وَإِنَّا نَرْقِي مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَ لَهُمْ: اعْرِضُوْا عَلَيَّ فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ

۱۸-۱۹: أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب الطب، باب ما رخص فيه من الرقي، ٢/١١٦١، الرقم: ٣٥١٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/١٦، الرقم: ١٩٧٦٧، والطبراني في المعجم الکبير، ١٧/٣٧، الرقم: ٧٤، وأبو يعلی في المسند، ٤/٩، الرقم: ٢٠٠٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٣٢٨، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٤٦٣، الرقم: ٦٠٩٧، والحاکم في المستدرک، ٤/٤٦٠، الرقم: ٨٢٧٧، والعسقلاني في الإصابة، ٤/٦٢٦، الرقم: ٥٨٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١١١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

بِهٰذِهِ هٰذِهِ مَوَاثِيْقُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: قُلْتُ: هُوَ فِي الصَّحِيْحِ بِاخْتِصَارٍ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ خَلَا قَيْسِ ابْنِ الرَّبِيْعِ وَقَدْ وَثَّقَهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک خاندان تھا جنہیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا۔ یہ (بچھو، سانپ وغیرہ زہریلے جانوروں کے) ڈنگ کا دم کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دم سے منع فرمایا تو یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے دم کرنے سے منع فرما دیا جبکہ ہم ڈنگ کا دم کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم مجھے دم (کے کلمات) سناؤ انہوں نے وہ کلمات سنائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ یہ تو وعدے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث مختصراً صحاح میں بھی موجود ہے اور اس کے رجال بھی صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے قیس بن ربیع کے، اور انہیں بھی امام شعبہ اور ثوری نے ثقہ قرار دیا ہے۔

٣٨٠/١٩. وفي رواية أيضا: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهَى رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الرُّقَى فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَإِنِّي كُنْتُ أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّحَاوِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

ایک اور روایت میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے بیان فرمایا:

ایک آدمی بچھو کے ڈنگ کا دم کرتا تھا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے دم کرنے سے منع فرما دیا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے دم سے منع فرما دیا ہے جبکہ میں بچھو کے ڈسے کا دم کیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں جو اپنے بھائی کو نفع دینے کی استطاعت رکھتا ہے، وہ دم کر لیا کرے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی، طحاوی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٣٨١/٢٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِي: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تَضُرَّهُ حَيَّةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ: وَكَانَ إِذَا لُدِغَ مِنْ أَهْلِهِ إِنْسَانٌ قَالَ: مَا قَالَ الْكَلِمَاتِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْقَزْوِيْنِيُّ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شام کے وقت تین دفعہ یہ دعا پڑھی: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ (میں مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں۔) تو اس رات سانپ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور آپ ﷺ کے اہل میں سے اگر کسی انسان کو سانپ وغیرہ ڈس لیتا تو آپ ﷺ فرماتے کہ اس نے وہ کلمات نہیں پڑھے۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم، قزوینی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔ امام

٢٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الرقى والتمائم، ٤/٤٦١، الرقم: ٨٢٨٠، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٢٤٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٤/٩٤، الرقم: ١٧٤١۔

حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٢١/٣٨٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ (رضي الله عنهما) وَيَقُوْلُ إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما پر یہ کلمات پڑھ کر پھونکا کرتے اور ان سے فرماتے کہ ان کے جد امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام پر یہ پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ﴾ (میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان (کے شر) سے، اور موذی جانوروں اور حشرات سے اور ہر نظر بد سے)۔‘‘

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأنبياء، باب (يزفون) النسلان في المشي، ٣/١٢٣٣، الرقم: ٣١٩١، والترمذي في السنن، كتاب الطب، باب ما جاء في الرقية من العين، ٤/٣٩٦، الرقم: ٢٠٦٠، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في القرآن، ٤/٢٣٥، الرقم: ٤٧٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما عوذ به النبي ﷺ وما عوذ به، ٢/١١٦٤، الرقم: ٣٥٢٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٥٠، الرقم: ١٠٨٤٤، وأيضا في النعوت والأسماء والصفات، ١/٣٣١، الرقم: ١٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧٠، الرقم: ٢٤٣٤۔

اسے امام بخاری، ترمذی، ابو داود، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٢/٣٨٣. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَهَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ، جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے، یہاں تک کہ معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ الناس) نازل ہوئیں۔ ان کے نزول پر آپ ﷺ نے ان دونوں کو اختیار فرمایا اور ان کے سوا باقی چیزوں کو چھوڑ دیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی

٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الطب، باب ما جاء في الرقية بالمعوِّذتين، ٤/٣٩٥، الرقم: ٢٠٥٨، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من عين الجانّ، ٨/٢٧١، الرقم: ٥٤٩٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٤٥٨، الرقم: ٧٩٣٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب من استرقى من العين، ٢/١١٦١، الرقم، ٣٥١١، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥١٥، الرقم: ٩٩٦، والنووي في رياض الصالحين/٢٥٢، الرقم: ٢٥٢، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/١٩٥، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/٢٢٣، وابن القيم في الوابل الصيب/٣٧٢، والمناوي في فيض القدير، ٥/٢٠٢۔

نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٢٣/٣٨٤. عَنْ أَبِي لَيْلَى ﷺ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: إِنَّ لِي أَخًا وَجِعًا قَالَ: مَا وَجَعُ أَخِيكَ؟ قَالَ: بِهِ لَمَمٌ قَالَ: اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ قَالَ: فَذَهَبَ فَجَاءَ بِهِ، فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَمِعْتُهُ عَوَّذَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَأَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْبَقَرَةِ، وَآيَتَيْنِ مِنْ وَسَطِهَا ﴿وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ خَاتِمَتِهَا، وَآيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ أَحْسِبُهُ قَالَ: ﴿شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ وَآيَةٍ مِنَ الْأَعْرَافِ: ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ﴾ الْآيَةَ وَآيَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ: ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ﴾ وَآيَةٍ مِنَ الْجِنِّ: ﴿وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا﴾ وَعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْحَشْرِ وَ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقَامَ الْأَعْرَابِيُّ قَدْ بَرَأَ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: قَدِ احْتَجَّ

٢٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب الفزع والأرق وما يتعوذ منه، ١١٧٥/٢، الرقم: ٣٥٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٢٨/٥، الرقم: ٢١٢١٢، والحاكم في المستدرك، كتاب الرقى والتمائم، ٤٥٨/٤، الرقم، ٨٢٦٩، والطبراني في الدعاء، ٣٣٠/١، الرقم: ١٠٨٠، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١١٧/١، الرقم: ١٢٢، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ٤٢٠/١، الرقم: ٧٧٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦٩/١۔

الشَّيْخَانِ رضي الله عنهما بِرُوَاةِ هَذَا الْحَدِيْثِ كُلِّهِمْ عَنْ آخِرِهِمْ غَيْرَ أَبِي جَنَابِ الْكَلْبِيِّ وَالْحَدِيْثُ مَحْفُوْظٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو لیلیٰ ﷺ نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک اعرابی نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا بھائی بیمار ہوگیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اسے کیا مرض ہے۔ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اسے آسیب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اسے (یہاں) لے آؤ وہ اعرابی اسے لے آیا۔ تو آپ ﷺ نے اسے اپنے سامنے بٹھا کر سورۂ فاتحہ پڑھی۔ پھر سورہ بقرہ کی شروع کی چار آیات اور پھر درمیان کی دو آیات: ﴿وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ﴾ پڑھیں۔ پھر آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھیں۔ اور ایک آیت سورہ آل عمران کی غالبًا ﴿شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ پڑھی۔ پھر سورہ اَعراف کی ایک آیت: ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي خَلَقَ﴾ پڑھی۔اور ایک آیت سورہ مومنین کی ﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ﴾ پڑھی۔ اور ایک آیت سورہ جن کی ﴿وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا﴾ پڑھی اور سورہ الصّافات کی شروع کی دس آیات پڑھیں اور آخری تین آیات سورہ حشر کی پڑھیں اور ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ اور معوّذتین (سورہ فلق اور سورہ والناس) پڑھیں تو وہ اعرابی (اسی وقت) اچھا ہوکر کھڑا ہوگیا جیسے اسے کبھی کوئی بیماری ہی نہ تھی۔''

اِس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: امام بخاری و مسلم نے اس حدیث کے شروع سے آخر تک راویوں کو قابل حجت و دلیل مانا ہے سوائے ابو جناب کلبی کے اور یہ حدیث محفوظ اور صحیح ہے۔

بَابُ فِيمَا يُقَالُ فِي الْمَرَضِ وَعِنْدَ الدُّخُولِ عَلَى الْمَرِيضِ

﴿حالتِ مرض میں اور مریض کی عیادت کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ○ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْنَ○

(الفاتحة، ١:١-٧)

’’سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش فرمانے والا ہے○ نہایت مہربان بہت رحم فرمانے والا ہے○ روزِ جزا کا مالک ہے○ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں○ ہمیں سیدھا راستہ دکھا○ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا○ ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (ہی) گمراہوں کا○‘‘

٢. وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ○ (التوبة، ٩:١٤)

’’اور ایمان والوں کے سینوں کو شفا بخشے گا○‘‘

٣. وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ. (يونس، ١٠:٥٧)

’’اے لوگو! بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور ان (بیماریوں) کی شفاء آ گئی ہے جو سینوں میں (پوشیدہ) ہیں اور ہدایت اور اہلِ ایمان کے لیے رحمت (بھی)o‘‘

٤. فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ. (النحل، ١٦: ٦٩)

’’اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔‘‘

٥. وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ.

(بني إسرائيل، ١٧:٨٢)

’’اور ہم قرآن میں وہ چیز نازل فرما رہے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔‘‘

٦. وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِo (الشعراء، ٢٦:٨٠)

’’اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہےo‘‘

٧. قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ. (حم السجدة، ٤١:٤٤)

’’فرما دیجیے: وہ (قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت (بھی) ہے اور شفا (بھی) ہے۔‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ وَالْآثَارُ

١/٣٨٥. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا، ٤/٢٠٦٨،

الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ كُنْتَ تَدْعُوْ بِشَيءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ، فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سُبْحَانَ اللهِ لَا تُطِيْقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهُ أَفَلَا قُلْتَ: اَللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟ قَالَ: فَدَعَا اللهَ لَهُ، فَشَفَاهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسے شخص کی عیادت کی جو (بیماری سے) چوزے کی طرح لاغر ہو گیا تھا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کی دعا مانگتے تھے یا اس سے کسی چیز کا سوال کیا کرتے تھے، تو اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) جی ہاں! میں یہ سوال کرتا تھا: اے اللہ! تو مجھے آخرت میں جو سزا دینے والا ہے سو اس کے بدلہ میں مجھے دنیا میں ہی سزا دے دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! (حالانکہ) تم اِس (کے معمولی سے عذاب کو بھی برداشت کرنے) کی طاقت نہیں رکھتے یا فرمایا: تم اِس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ کی: ﴿اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور

--------- الرقم: ٢٦٨٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في عقد التسبيح باليد، ٥/ ٥٢١، الرقم: ٣٤٨٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٢٦٠، الرقم: ١٠٨٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٠٧، الرقم: ١٢٠٦٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٤٣، الرقم: ٢٩٣٤٠۔

آخرت میں (بھی) بھلائی (سے نواز) اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔) راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے اسے شفا عطا فرما دی۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢/٣٨٦. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ، إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي، وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَغْنِي، وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ: فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ، شُعْبَةُ الشَّاكُّ، فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَهَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت علی ﷺ روایت فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء المريض، ٥/٥٦٠، الرقم: ٣٥٦٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٦١، الرقم: ١٠٨٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٣، ١٠٧، ١٢٨، الرقم: ٦٣٧، ٨٤١، ١٠٥٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٤٦، الرقم: ٢٣٥٧١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٨٨، الرقم: ٦٩٤٠، وأبو يعلى في المسند، ١/٢٤٤، الرقم: ٢٨٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٧، الرقم: ٤٢٣٩، والطبراني في الدعاء، ١/٥٦٣، الرقم: ٢٠٢٥.

میرے پاس سے گزرے تو میں کہہ رہا تھا: یا اللہ! اگر میری موت (قریب) آ چکی ہے تو مجھے راحت بخش، اگر کچھ تاخیر ہے تو مجھے اٹھا لے، اگر آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کہا؟ بیان کیا کہ میں نے وہی کلمات دوہرائے تو آپ ﷺ نے انہیں اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا: ﴿اَللّٰهُمَّ، عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ﴾ (یا اللہ! اسے عافیت دے۔ یا فرمایا: شفا عطا فرما!) راوی شعبہ کو شک ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجهه الکریم فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی درد کی شکایت نہیں ہوئی۔‘‘

اسے امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٣/٣٨٧. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّیءِ الْأَسْقَامِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّیءِ الْأَسْقَامِ﴾

٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، ٢/٩٣، الرقم: ١٥٥٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٩٢، الرقم: ١٣٠٢٧، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٩٥، الرقم: ١٠١٧، والطبراني في الدعاء، ١/٣٩٩، الرقم: ١٣٤٢، والطيالسي في المسند، ١/٢٦٨، الرقم: ٢٠٠٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٣٤٠، الرقم: ٢٣٦٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

(اے اللہ! میں برص، دیوانہ پن، کوڑھ اور جملہ موذی بیماریوں سے تیری پناہ لیتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤/٣٨٨. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَذَكَرَ أَنَّ أَبَاهُ احْتَبَسَ بَوْلُهُ فَأَصَابَتْهُ حَصَاةُ الْبَوْلِ فَعَلَّمَهُ رُقْيَةً سَمِعَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: رَبُّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ أَمْرُکَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِي الْأَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَأَنْزِلْ شَفَاءً مِنْ شَفَائِکَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِکَ عَلَى هَذَا الْوَجِعِ. فَيَبْرَأُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْقِيَهُ بِهَا فَرَقَاهُ بِهَا فَبَرَأَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الطب، باب كيف الرقى، ٤/١٢، الرقم: ٣٨٩٢، والنسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول من كان به أسر، ٦/٢٥٦-٢٥٧، الرقم: ١٠٨٧٤-١٠٨٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٠، الرقم: ٢٤٠٠٣، والحاكم في المستدرك، ١/٤٩٤، الرقم: ١٢٧٢، وأيضًا، ٤/٢٤٣، الرقم: ٧٥١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٢٨٠، الرقم: ٨٦٣٦، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٣١، الرقم: ١٠٨٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٣/٣٨٩، الرقم: ٦٤٨۔

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور بتلایا کہ اُس کے والد کا پیشاب بند ہوگیا ہے، اور اسے پیشاب میں پتھری کی شکایت ہے تو انہوں نے اسے وہ دم سکھایا جو انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن رکھا تھا۔ (اور وہ یہ ہے:) ﴿رَبُّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ أَمْرُکَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلَ رَحْمَتَکَ فِي الْأَرْضِ وَاغْفِرُ لَنَا حَوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَأَنْزِلُ شَفَاءً مِنْ شَفَائِکَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِکَ عَلَى هٰذَا الْوَجِعِ﴾ (ہمارا ربّ وہ ہے، جس کی بادشاہت آسمانوں میں بھی ہے۔ (اے میرے ربّ!) تیرا نام پاک ہے، اور تیری بادشاہت آسمان اور زمین میں ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمان میں ہے ایسی ہی رحمت زمین پر بھی نازل فرما اور ہمارے گناہ اور لغزشیں معاف فرما۔ تو طیب لوگوں کا ربّ ہے، سو تو اپنی شفاء اور رحمت اس درد میں مبتلا شخص پر نازل فرما۔) تو وہ شخص صحت یاب ہو جاتا ہے۔ پھر آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ بھی اپنے والد کو اسی دعا کے ساتھ دم کرے، اس نے ایسا ہی کیا تو اس کے والد صحت یاب ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٨٩/٥. عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ [الأنبياء، ٢١: ٨٧] أَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهَا فِي مَرَضِهِ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً فَمَاتَ فِي

٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، ١/٥٠٦، الرقم: ١٨٦٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٦٧، الرقم: ٥٢٨٤، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤١٤، الرقم: ٧٥٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/٦٦٩۔

مَرَضِهِ ذَالِکَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيْدٍ وَإِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيْعُ ذُنُوْبِهِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾ (تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات پاک ہے، بیشک میں ہی (اپنی جان پر) زیادتی کرنے والوں میں سے تھا) کے متعلق فرمایا: جو مسلمان اپنی بیماری کے دوران اس کے توسل سے چالیس دفعہ دعا کرے، پھر وہ اس بیماری میں فوت ہو جائے تو اسے شہید کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ شفایاب ہو جائے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔‘‘

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٩٠. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا شَكَى إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَجَعَ حَلْقِهِ قَالَ: عَلَيْکَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اپنے گلے میں شدید تکلیف کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے اوپر قرآن مجید کی تلاوت کو لازم کرلو (گلے کی تکلیف جاتی رہے گی)۔‘‘

اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٧/٣٩١. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: إِنَّ الْمَرِيْضَ إِذَا قُرِيءَ عِنْدَهُ الْقُرْآنُ وَجَدَ لَهُ خِفَّةً، فَدَخَلْتُ عَلَى خَيْثَمَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقُلْتُ: إِنِّي أَرَاکَ الْيَوْمَ صَالِحًا قَالَ: إِنَّهُ قُرِيءَ عِنْدِي

٦: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥١٩، الرقم: ٢٥٨٠.

٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٥١٨، الرقم: ٢٥٧٩.

الْقُرْآنُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت طلحہ بن مصرف ﷺ بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ بیشک مریض کے قریب جب قرآن مجید پڑھا جاتا ہے تو وہ اپنی تکلیف میں افاقہ محسوس کرتا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت خیثمہ ﷺ کی عیادت کے لئے گیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں آج آپ کو بہتر حالت میں دیکھ رہا ہوں تو انہوں نے فرمایا: (آج) میرے پاس قرآن مجید پڑھا گیا ہے (یہ اسی کی برکت سے ہوا ہے)۔‘‘

اِس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨/٣٩٢. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: خَمْسٌ يَذْهَبْنَ بِالنِّسْيَانِ وَيَزِدْنَ فِي الْحِفْظِ وَيُذْهِبْنَ الْبَلْغَمَ: اَلسِّوَاكُ وَالصِّيَامُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَالْعَسَلُ وَاللِّبَانُ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت علی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: پانچ چیزیں نسیان (یعنی بھولنے کی بیماری) دور کرتی ہیں، حافظہ میں اضافہ کرتی ہیں اور بلغم کو ختم کرتی ہیں (وہ چیزیں یہ ہیں:) مسواک، روزہ، قرآن مجید کی تلاوت، شہد اور دودھ۔‘‘

اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٩٧، الرقم: ٢٩٨٠۔

بَابٌ فِي الأَدْعِيَةِ لِلْمَيِّتِ وَعِنْدَ زِيَارَةِ الْمَقَابِرِ

﴿میت کے لئے اور زیارت قبور کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ (البقرہ، ٢: ١٥٥۔١٥٦)

’’بے شک ہم بھی اللہ ہی کا (مال) ہیں اور ہم بھی اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں○‘‘

٢. تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ (یوسف، ١٢: ١٠١)

’’مجھے حالت اسلام پر موت دینا اور مجھے صالح لوگوں کے ساتھ ملا دے○‘‘

٣. مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی ○
(طٰہٰ، ٢٠: ٥٥)

’’(زمین کی) اسی (مٹی) سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے ہم تمہیں دوسری مرتبہ (پھر) نکالیں گے○‘‘

٤. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ (الحشر، ٥٩: ١٠)

’’اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ

رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہےo‘‘

اَلأَحَادِيْثُ وَالآثَارُ

١/٣٩٣. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ، أَوِ الْمَيِّتَ، فَقُوْلُوْا خَيْرًا. فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلَى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ رضي الله عنه أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ: قُوْلِي: اَللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِي وَلَهُ. وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً قَالَتْ: فَقُلْتُ، فَأَعْقَبَنِي اللهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِي مِنْهُ: مُحَمَّدًا ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو (اس کے بارے میں) کلمہ خیر (یعنی اچھی

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند المريض والميت، ٦٣٣/٢، الرقم: ٩١٩، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في تلقين المريض عند الموت و الدعاء له عنده، ٣٠٧/٣، الرقم: ٩٧٧، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب كثرة ذكر الموت، ٤/٤، الرقم: ١٨٢٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ٦٠١/١، الرقم: ١٩٥١، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء فيما يقال عند المريض إذا حضر، ٤٦٥/١، الرقم: ١٤٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٩١/٦، الرقم: ٢٦٥٤٠، والحاكم في المستدرك، ١٧/٤، الرقم: ٦٧٥٨۔

بات) کہو کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (ان کے شوہر) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! (میرے شوہر) ابوسلمہ فوت ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً﴾ (اے اللہ! میری اور میرے شوہر کی مغفرت فرما اور ان کے بعد میرے لیے ان سے اچھا شخص مقرر کر دے۔) پھر اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ان کے بعد ان سے بہتر یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کو مقرر فرما دیا (یعنی زوجیت رسول ﷺ میں آنے کا شرف حاصل ہوا)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن صحیح ہے۔

٢/٣٩٤. عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما يقول في الصلاة على الميت، ٣/٣٤٣، الرقم: ١٠٢٤، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، ٣/٢١١، الرقم: ٣٢٠١، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء، ٤/٧٤، الرقم: ١٩٨٦، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٤٣، الرقم: ٢١١٣، وأيضًا، ٦/٢٦٦، ٢٦٧، الرقم: ١٠٩١٨ـ ١٠٩٢٥، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، ١/٤٨٠، الرقم: ١٤٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٨، الرقم: ٨٧٩٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٤٨٨، الرقم: ١١٣٥٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٤٨٦، الرقم: ٦٤١٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٣٩، الرقم: ٦٤١٩، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٤٠٤، الرقم: ٦٠١٠، والحاكم في المستدرك، ١/٥١١، الرقم: ١٣٢٦، ١٣٢٧ـ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: اَللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ فِيهِ: اَللَّهُمَّ، مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيْمَانِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيْثُ وَالِدِ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابو ابراہیم اشہلی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا﴾ (اے اللہ! ہمارے زندوں، مردوں، حاضر، غائب، چھوٹوں، بڑوں، مردوں اور عورتوں سب کو بخش دے۔) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ، مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيْمَانِ﴾ (اے اللہ! ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے)۔“

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: ابو ابراہیم کے والد کی روایت حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور اس کے دیگر شواہد بھی صحیح مسلم کی شرائط پر موجود ہیں۔

٣/٣٩٥. عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت في الصلاة، ٣/٦٦٣، الرقم: (٨٦) ٩٦٣، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز،—

النَّبِيَّ ﷺ وَصَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ، اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ. قَالَ عَوْفٌ: فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى ذَالِكَ الْمَيِّتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پڑھی اور میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرَدٍ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے معاف فرما، اسے عافیت میں رکھ، اس کی اچھی مہمان نوازی فرما، اس کے مدخل کو وسیع کر، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے

.... باب ما يقول في الصلاة على الميت، ٣/٣٤٥، الرقم: ١٠٢٥، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء، ٤/٧٣، الرقم: ١٩٨٣، ١٩٨٤، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٦٤٢، الرقم: ٢١١٠، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، ١/٤٨١، الرقم: ١٥٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٣، الرقم: ٢٤٠٢١، والبزار في المسند، ٧/١٧٢، الرقم: ٢٧٣٩۔

گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اسے (دنیاوی) گھر کے بدلہ میں اچھا گھر عطا فرما اور (دنیاوی) گھر والوں کے بدلہ میں اچھے گھر والے عطا فرما اور (دنیا کی) بیوی کے بدلے میں اچھی بیوی عطا فرما۔ اسے عذابِ قبر اور عذابِ دوزخ سے محفوظ رکھ۔) حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میت کے لیے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعا سن کر (اس وقت) میں نے یہ تمنا کی کہ کاش یہ میری میت ہوتی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٩٦/٤. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: وَيٰسٓ قَلْبُ الْقُرْآنِ لَا يَقْرَؤُهَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اللهَ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ اقْرَؤُوْهَا عَلَى مَوْتَاكُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب القراءة عند الميت، ٣/١٩١، الرقم: ٣١٢١، والنسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقرأ على الميت، ٦/٢٦٥، الرقم: ١٠٩١٣-١٠٩١٤، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الأوقات التي لا يصلي فيها على الميت ولا يدفن، ١/٤٨٧، الرقم: ١٥٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦، الرقم: ٢٠٣١٥، ٢٠٣١٦، وابن حبان في الصحيح، ٧/٢٦٩، الرقم: ٣٠٠٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢١٩، ٢٢٠، الرقم: ٥١٠-٥١١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٧٨، ٤٧٩، الرقم: ٢٤٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/٣١١۔

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِيهِ رَاوٍ لَمْ يُسَمِّ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

''حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے اسے جو شخص بھی خالصۃً اللہ تعالیٰ اور دارِ آخرت کے لئے پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اسے اپنے مُردوں پر پڑھا کرو۔''

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ نسائی کے ہیں۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا، اور اس میں انہوں نے ایک راوی کا نام بیان نہیں کیا۔ علاوہ ازیں بقیہ رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٥/٣٩٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو خلوص دل سے اس کے لیے دعا کیا کرو۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، ٣/٢١٠، الرقم: ٣١٩٩، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، ١/٤٨٠، الرقم: ١٤٩٧، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٤٥-٣٤٦، الرقم: ٣٠٧٦، ٣٠٧٧، والطبراني في الدعاء، ١/٣٦٢، الرقم: ١٢٠٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٤٠، الرقم: ٦٧٥٥، والنووي في رياض الصالحين/٢٣٦، الرقم: ٢٣٦۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٦/٣٩٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي الْقَبْرِ فَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ (وفي رواية: وَعَلَى مِلَّةِ) رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو (یوں) کہو: ﴿بِسْمِ اللهِ وَعَلَى سُنَّةِ (وفي رواية: وَعَلَى مِلَّةِ) رَسُوْلِ اللهِ ﷺ﴾ (اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت یا آپ ﷺ کی ملت پر (اسے تیرے سپرد کرتے ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔
امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٧/٣٩٩. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ

:٦ أخرجه النسائي في السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا وضع الميت في اللحد، ٢٦٨/٦، الرقم: ١٠٩٢٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٧/٢، ٤٠، ٥٩، ٦٩، ١٢٧، الرقم: ٤٨١٢، ٤٩٩٠، ٥٢٣٣، ٥٣٧٠، ٦١١١، وابن أبي شيبة في المصنف، ١٨/٣، الرقم: ١١٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ٣٧٦/٧، الرقم: ٣١١٠، وأبو يعلى في المسند، ١٢٩/١٠، الرقم: ٥٧٥٥، والحاكم في المستدرك، ٥٢٠/١١، الرقم: ١٣٥٣۔

:٧ أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، ٢١١/٣، الرقم: ٣٢٠٢، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في —

اللهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَللَّهُمَّ، إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِکَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَانِ: مِنْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ، اَللَّهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک مسلمان شخص کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِکَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ﴾ (اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے سپرد ہے۔ پس تو اسے قبر کی آزمائش سے بچا۔) راوی عبدالرحمٰن نے یہ الفاظ بیان کئے: ﴿مِنْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ، اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّکَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ ’’اے اللہ! (یہ میرا غلام) تیرے سپرد ہے اور تیری رحمت کا سہارا لیتا ہے۔ لہٰذا اِسے قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچا اور تو پورا اجر دینے والا اور مستحق تعریف ہے۔ اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

--------- الجنائز، باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، ١/٤٨٠، الرقم: ١٤٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٩١، الرقم: ١٦٠٦١، وابن حبان في الصحيح، ٧/٣٤٣، الرقم: ٣٠٧٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٨٩، الرقم: ٢١٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢٥٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٩٨، الرقم: ٢٠٣١۔

٤٠٠/٨. عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا، إِنْ شَاءَ اللهُ، لَلَاحِقُوْنَ. أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ انہیں تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یوں کہیں: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ لَلَاحِقُوْنَ أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ﴾ (اے مسلمانوں اور مومنوں کی ملت سے تعلق رکھنے والو! تم پر سلامتی ہو، اِن شاء اللہ ہم بھی تمہارے ساتھ آ ملیں گے، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتا ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٠١/٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: فَقَدْتُهُ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها، ٢/٦٧١، الرقم: ٩٧٥، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين، ٤/٩٤، الرقم: ٢٠٤٠، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ماجاء فيما يقال إذا دخل المقابر، ١/٤٩٤، الرقم: ١٥٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٥٣، ٣٥٩، الرقم: ٢٣٠٣٥، ٢٣٠٨٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٢٧، الرقم: ١١٧٨٧، وابن حبان في الصحيح، ٧/٤٤٥، الرقم: ٣١٧٣، والطبراني في الدعاء، ١/٣٧٢، الرقم: ١٢٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٧٩، الرقم: ٧٠٠٥۔

٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء—

فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَإِنَّا بِكُمْ لَاحِقُونَ. اَللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ کو (اپنی جگہ پر موجود) نہ پایا (تلاش کرنے پر) آپ ﷺ کو بقیع کے قبرستان میں موجود پایا۔ آپ ﷺ نے (اہلِ قبرستان سے) فرمایا: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَإِنَّا بِكُمْ لَاحِقُونَ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ﴾ (اے مومن قوم کی ملت سے تعلق رکھنے والو! تم پر سلامتی ہو، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم (بھی عنقریب) تم سے آ ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھ اور ان کے بعد ہمیں فتنہ میں بھی مبتلا نہ کرنا)۔''

اسے امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے

.... فيما يقال إذا دخل المقابر، ١/٤٩٣، الرقم: ١٥٤٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٨٨۔٢٨٩، الرقم: ٨٩١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٧١، ٧٦، ١١١، الرقم: ٢٤٤٦٩، ٢٤٥١٩، ٢٤٨٤٥، وأبو يعلى في المسند، ٨/٦٩، الرقم: ٤٥٩٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٢٠٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٣٥، الرقم: ٨٠٧، والنميري في أخبار المدينة، ١/٦٣، الرقم: ٢٨٧۔

بَابٌ فِي جَامِعِ الأَدْعِيَةِ وَالأَذْكَارِ الْمَأْثُورَةِ

﴿جامع ماثورہ دعاؤں اور اذکار کا بیان﴾

١/٤٠٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آزمائش کی سختی سے، بدبختی کے آنے سے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کے تمسخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٤٠٣. عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم وَأَتَاهُ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب القدر، باب من تعوّذ بالله من درك الشقاء وسوء القضاء، ٦/٢٤٤٠، الرقم: ٦٢٤٢، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب التعوذ من جهد البلاء، ٥/٢٣٣٦، الرقم: ٥٩٨٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره، ٤/٢٠٨٠، الرقم: ٢٧٠٧، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من سوء القضاء، ٨/٢٦٩-٢٧٠، الرقم: ٥٤٩١، ٥٤٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٤٦، الرقم: ٧٣٤٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٩٤، الرقم: ١٠١٦-

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، —

رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ أَقُوْلُ حِيْنَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي، وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَکَ دُنْيَاکَ وَآخِرَتَکَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت ابو مالک (الاشجعی) اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں اپنے ربّ سے دعا کروں تو کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي﴾ (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق (حلال) عطا فرما۔) آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے کے سوا تمام انگلیاں جمع فرمائیں اور فرمایا: یہ کلمات تمہاری دنیا اور آخرت کے لیے جامع ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٤٠٤/٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّکَ وَحُبَّ

.... باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٤/٢٠٧٣، الرقم: (٣٦) ٢٦٩٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، ٢/١٢٦٤، الرقم: ٣٨٤٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٦٦، الرقم: ٧٤٤، وأيضًا، ٢/٣٠، الرقم: ٨٤٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٤، الرقم: ٢٩١٨٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٣١٧، الرقم: ٨١٨٥۔

٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٧٤)، ٥/٥٢٣، الرقم: ٣٤٩١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٦، الرقم: ٢٩٥٩٢، —

مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ، اَللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيْمَا تُحِبُّ، اَللَّهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيْمَا تُحِبُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن یزید خطمی الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيْمَا تُحِبُّ﴾ (یا اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور ہر اس ذات کی محبت عطا فرما، جس کی محبت مجھے تیری بارگاہ میں نفع دے۔ یا اللہ! جو تو نے مجھے میری پسند میں سے رزق عطا فرمایا اسے اپنی محبت میں میری قوت و طاقت بنا اور میری پسند میں سے جو تو نے مجھ سے روک رکھے تو مجھے اپنی محبوب چیزوں میں مصروف رکھ کر ان سے فارغ البال بنا دے)۔''

٤٠٥/٤. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ،

.... وابن المبارك في الزهد، ١/١٤٤، الرقم: ٤٣٠، والطبراني في الدعاء، ١/٤١٤، الرقم: ١٤٠٣، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٦٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥٠٢، الرقم: ٩٥٩۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٧٣)، ٥/٥٢٢، الرقم: ٣٤٩٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٢٢٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٧٠، الرقم: ٣٦٢١، والديلمي في مسند الفردوس، —

وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّکَ، اَللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، وَأَهْلِي، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت داود علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے: ﴿اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّکَ، اَللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ﴾ (یا اللہ! میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت، اور تیری محبت پیدا کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! اپنی محبت میرے لیے، میرے نفس، میری اولاد اور (شدید گرمی میں) ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔) راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت داود علیہ السلام کا جب بھی ذکر فرماتے اور آپ سے کوئی بات نقل کرتے وقت فرماتے وہ (اپنے دور کے) انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار انسان تھے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، ابو نعیم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

.... ٣/٢٧١، الرقم: ٤٨١٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٧/٨٦، والمزي في تهذيب الكمال، ١٤/١٨١، والنووي في تهذيب الأسماء، ١/١٨١، وأيضًا في رياض الصالحين/٣٣٤، الرقم: ٣٣٤، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٦٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥٠٢، الرقم: ٩٥٨۔

٤٠٦/٥. عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ قَالَ: فَأَخَذَ بِكَتِفِي فَقَالَ: قُلْ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي فَرْجَهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت شکل بن حمید رضی الله عنه روایت بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا بتائیے جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کروں۔ تو آپ صلی الله عليه وآله وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ کہا کرو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي﴾ (یا اللہ! میں سے اپنی سماعت، اپنی بصارت، اپنی زبان، اپنے دل اور اپنی شرم گاہ کی شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٧٥)، ٥/٥٢٣، الرقم: ٣٤٩٢، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، ٢/٩٢، الرقم: ١٥٥١، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من شر السمع والبصر، ٨/٢٥٥،٢٥٩، الرقم: ٥٤٤٤،٥٤٥٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٤٤٦، الرقم: ٧٨٧٥-٧٨٧٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٩، الرقم: ٢٩١٤٥، وأبو يعلى في المسند، ٣/٥٥، الرقم: ١٤٧٩، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٥، الرقم: ١٩٥٣، وابن قانع في معجم الصحابة، ١/٣٤٧، ٣٤٨، والعسقلاني في الإمتاع، ١/٤١، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥١٤، الرقم: ٩٩٢۔

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤٠٧/٦. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَةِ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ؟ قَالَ: دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُوْ بِهَا الْخَيْرَ قَالَ: فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الزَّيْلَعِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَةِ﴾ (یا اللہ! میں تجھ سے پوری پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں۔) آپ ﷺ نے (دریافت) فرمایا: پوری پوری نعمت کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ دعا مانگنے سے میرا مقصد بہتری کا ارادہ

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (٩٤)، ٥/٥٤١، الرقم: ٣٥٢٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٣١، الرقم: ٢٢٠٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٦، الرقم: ٢٩٣٥٦، والبخاري في الأدب المفرد/٢٥٣، الرقم: ٧٢٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/٦٦، الرقم: ١٠٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٥٦، الرقم: ٩٨، وأيضًا في الدعاء، ١/٥٦١، الرقم: ٢٠٢٠، والقرشي في الشكر، ١/٥٤، الرقم: ١٥٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/١٢٦، الرقم: ١١٤٤، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٣/٣٩٧، الرقم: ١٢٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٣/٣٤۔

تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پوری نعمت تو جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے نجات ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ، اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور امام زیلعی نے بھی فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٤٠٨/ ٧. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي: يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلَـهًا؟ قَالَ أَبِي: سَبْعَةً سِتَّةً فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ: فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِکَ وَرَهْبَتِکَ؟ قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ: يَا حُصَيْنُ، أَمَا إِنَّکَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُکَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِکَ قَالَ: فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي، فَقَالَ: قُلْ: اَللَّهُمَّ، أَلْهِمْنِي رُشْدِي، وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في جامع الدعوت عن النبي ﷺ، ٥/٥١٩، الرقم:٣٤٨٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٤٦، ٢٤٧، الرقم: ١٠٨٣٠-١٠٨٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤٤٤، الرقم: ٢٠٠٠٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٧٣، الرقم: ٤٧٦، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٨١، الرقم: ٨٩٩، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٣٢٣، الرقم: ٢٣٥٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٢٣٨، الرقم: ٥٩٩، وأيضًا في الدعاء، ١/٤١٢، الرقم:١٣٩٤، والحاكم في المستدرك، ١/٦٩١، الرقم: ١٨٨٠، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٨٦-٨٧.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَسَنَدُهُ صَحِيْحٌ.

وزاد الحاكم: اَللَّهُمَّ، قِنِي شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِي عَلَى أَرْشَدِ أَمْرِي، اَللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ، وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے والد سے (جبکہ انہوں نے ابھی قبولِ اسلام نہیں کیا تھا) فرمایا: اے حصین! آج کل تم کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: چھ زمین میں اور ایک آسمان میں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہاری امید و خوف ان میں سے کس کے ساتھ وابستہ ہے؟ انہوں عرض کیا: آسمان والے رب کے ساتھ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حصین! اگر تم اسلام لاتے تو میں تمہیں دو نفع بخش کلمات سکھاتا۔ حضرت عمران فرماتے ہیں جب حضرت حصین رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وہ دو کلمات سکھایئے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي﴾ (یا اللہ! مجھے میری ہدایت (کی راہ) دکھا اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اِس کی سند صحیح ہے۔

اور امام حاکم نے یہ اضافہ فرمایا: ﴿اَللّٰهُمَّ، قِنِي شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِي عَلَى أَرْشَدِ أَمْرِي، اَللّٰهُمَّ، اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ، وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ﴾ (اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ فرما، اور مجھے میرے صحیح کام کی ہمت عطا فرما۔ اے اللہ! میں نے جو گناہ چھپ کر کیے یا اِعلانیہ کیے، جو خطأً کیے یا عمدًا کیے، جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا سب معاف فرما

دے)۔‘‘ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٤٠٩/ ٨. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه في رواية طويلة قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي فَاسْتَثْقَلْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ، قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَـلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، رَبِّ قَالَهَا ثَـلَاثًا قَالَ: فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيءٍ وَعَرَفْتُ...... قَالَ: سَلْ قُلْ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة ص، ٥/٣٦٨ـ٣٦٩، الرقم: ٣٢٣٥، ومالك في الموطأ، كتاب القرآن، باب العمل في الدعاء، ١/٢١٨، الرقم: ٥٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤٣، الرقم: ٢٢١٢، وأيضًا، ١/٣٦٨، الرقم: ٣٤٨٤، وابن حميد في المسند، ١/٢٢٨، الرقم: ٦٨٢، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/٤٨ـ٤٩، الرقم: ٢٥٨٥، وأيضًا في السنة، ١/١٦٩، الرقم: ٣٨٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٧٧، الرقم: ٢٩٥٩٧، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠٢، ٧٠٨، الرقم: ١٩١٢ـ١٩١٣، ١٩٣٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٠٩، الرقم: ٢١٦، والدارقطني في رؤية الله، ١/١٦٧، الرقم: ٢٥٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧٦۔

إِلَى حُبِّکَ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَالِکٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ (أَي الْبُخَارِيَّ) عَنْ هَذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رات کو نیند سے بیدار ہوا، وضو کیا، اور جتنی اللہ نے طاقت دی نماز (تہجد) ادا کی، پھر نماز ہی میں مجھے اونگھ آ گئی اور میرا جسم (نیند کی وجہ سے) بوجھل ہو گیا، اچانک میں نے خود کو اپنے رب تعالیٰ کے پاس پایا جو کہ نہایت ہی حسین صورت میں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کیا: اے میرے ربّ! حاضر ہوں۔ ربّ تعالیٰ نے فرمایا: ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس چیز پر جھگڑا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: اے میرے ربّ! میں نہیں جانتا۔ ایسا آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں: پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیا، یہاں تک کہ میں نے اس کے پوروں کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں کے درمیان محسوس کی، پھر میرے لئے ہر چیز روشن و نمایاں ہوگئی، اور میں نے ہر چیز جان لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مانگیں، کہیں: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، أَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى حُبِّکَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے، برے کاموں کو ترک کرنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور اگر تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے بغیر آزمائش میں ڈالے موت دے دینا۔ میں تجھ سے

تیری محبت، اور اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے کا سوال کرتا ہوں۔) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کلماتِ حق ہیں انہیں پڑھو اور سیکھو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، مالک، احمد، ابن حمید اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: میں نے امام محمد بن اسماعیل (یعنی امام بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث امام بخاری کی شرائط پر صحیح ہے، امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٤١٠/٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ، انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ ِللهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَزَادَ: وَارْزُقْنِي عِلْمًا تَنْفَعُنِي بِهِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في العفو والعافية، ٥/٥٧٨، الرقم:٣٥٩٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، ١/٩٢، الرقم: ٢٥١، وأيضًا في كتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ٢/١٢٦٠، الرقم: ٣٨٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤٤٤، الرقم: ٧٨٦٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٠، الرقم: ٢٩٣٩٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤١٥، الرقم: ١٤١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٦٩٠، الرقم: ١٨٧٩۔

﴿اَللّٰهُمَّ، انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ﴾ (یا اللہ! تو نے جو علم عطا فرمایا اس سے مجھے نفع دے اور (مزید) نفع بخش علم عطا فرما۔ اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں اہل جہنم کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے یہ اضافہ فرمایا: ﴿وَارْزُقْنِي عِلْمًا تَنْفَعُنِي بِهِ﴾ ’’اور مجھے ایسا علم عطا فرما جس کے ذریعے تو مجھے (دنیا و آخرت میں) نفع عطا فرمائے۔‘‘ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٠/٤١١. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ سَرِيْرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ دعا سکھائی: ﴿اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ سَرِيْرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (١٢٤)، ٥/٥٧٣، الرقم:٣٥٨٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٠٤، الرقم: ٢٩٨٢٤، والطبراني في الدعاء،١/٤٢٣، الرقم:١٤٣١، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/٨٠، والمناوي في فيض القدير، ٤/٥٢١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي،١٠/٣٤۔

وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ﴾ (یا اللہ! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا اور میرے ظاہر کو بھی اچھا فرما دے۔ یا اللہ! میں تجھ سے اس نیک کمائی، صالح اہل خانہ اور صالح اولاد کا سوال کرتا ہوں۔ جو تو لوگوں کو عطا فرماتا ہے جو نہ تو گمراہ ہوں اور نہ ہی گمراہ کرنے والے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤١٢/١١. عَنْ أَبِي الْيَسَرِ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ أَمُوْتَ فِي سَبِيْلِکَ مُدْبِرًا وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

١١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، ٢/٩٢، الرقم: ١٥٥٢، والنسائي في السنن، كتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من التردي والهدم، ٨/٢٨٢-٢٨٣، الرقم: ٥٥٣١-٥٥٣٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٤٦٨، الرقم: ٧٩٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٢٧، الرقم: ١٥٥٦٢-١٥٥٦٣، وابن أبي عاصم في الأحاد والمثاني، ٣/٤٦٠، الرقم: ١٩١٩، وأيضًا في الجهاد، ٢/٦٣٧، الرقم: ٢٦٩، والحاكم في المستدرك، ١/٧١٣، الرقم: ١٩٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/١٧٠، الرقم: ٣٨١، وأيضًا في الدعاء، ١/٤٠٥-٤٠٦، الرقم: ١٣٦٢-١٣٦٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥١٥، الرقم: ٩٩٥-

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ یوں دعا فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ أَمُوْتَ فِي سَبِيْلِکَ مُدْبِرًا وَأَعُوْذُ بِکَ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا﴾ (اے اللہ! میں کسی چیز کے نیچے دب کر مرنے اور اونچی جگہ سے گر کر مرنے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور ڈوبنے، جلنے اور بہت بوڑھا ہونے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ لیتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے خبطی بنائے اور میں تیری راہ سے پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مارے جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے مر جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں)۔‘‘

اسے امام ابو داود، نسائی، احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٢/٤١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ.

١٢: أخرجه أبو داود في السنن، کتاب الصلاة، باب في الاستعاذة، ٢/٩٢، الرقم: ١٥٤٨، والنسائي في السنن، کتاب الاستعاذة، باب الاستعاذة من نفس لا تشبع، ٨/٢٦٣، الرقم: ٥٤٦٧، وأيضًا في باب الاستعاذة من دعاء لا يسمع، ٨/٢٨٤، الرقم: ٥٥٣٦ـ٥٥٣٧، وأيضًا في السنن الکبرى، ٤/٤٤٥، الرقم: ٧٨٦٩ـ٧٨٧٠، وابن ماجه في السنن، کتاب الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ٢/١٢٦١، —

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ مِنْ رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں دعا فرماتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ﴾ (اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ لیتا ہوں، اس علم سے جو نفع نہ دے، اور اس دل سے جس میں (تیری) خشیت نہ ہو، اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی اس کی تائید میں اور شواہد بھی ہیں۔

٤١٤/١٣. عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْأَدْرَعِ رضي الله عنه حَدَّثَهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ يَا اَللهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي

-------- الرقم: ٣٨٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٤٠، ٣٦٥، الرقم: ٨٤٦٩، ٨٧٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٨، الرقم: ٢٩١٢٨، والحاكم في المستدرك، ١/١٨٥، ٧١٦، الرقم: ٣٥٤، ٣٥٥، ١٩٥٨۔

١٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب ما يقول بعد التشهد، ١/٢٥٩، الرقم: ٩٨٥، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب الدعاء بعد الذكر، ٣/٥٢، الرقم: ١٣٠١، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٣٨٦، الرقم: ١٢٢٤، وأيضًا في النعوت والأسماء والصفات، ١/٢١٦، —

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ قَالَ: فَقَالَ: قَدْ غُفِرَ لَهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ ثَلَاثًا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْمِزِّيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ فَوَافَقْنَاهُ فِيْهِ بِعُلُوٍّ.

’’حضرت حنظلہ بن علی سے روایت ہے کہ حضرت محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ (ایک مرتبہ) مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی اپنی نماز پوری کر کے تشہد پڑھتے ہوئے کہہ رہے تھا: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ يَا اللهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ (تو نے) کسی کو پیدا کیا اور نہ (تو) کسی سے پیدا ہوا ہے اور تیری برابری کرنے والا کوئی ایک بھی نہیں (تجھ سے التجاء ہے) کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے، بے شک تو بخش دینے والا مہربان ہے۔) راوی کا بیان ہے کہ (اس شخص کی یہ دعا سن کر) حضور ﷺ نے تین بار فرمایا: اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا، اسے بخش دیا گیا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام مزی نے فرمایا: اسے امام ابوداود نے امام ابو معمر سے روایت کیا ہے جن کے علو مرتبت پر ہمیں ان سے موافقت ہے۔

.... الرقم: ١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٣٨، الرقم: ١٨٩٩٥، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٥٨، الرقم: ٧٢٤، وابن أبي عاصم في السنة، ٤/٣٥٠، الرقم: ٢٣٨٥، والحاكم في المستدرك، ١/٤٠٠، الرقم: ٩٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٢٩٦، الرقم: ٧٠٣، وأيضًا في الدعاء، ١/١٩٨، الرقم: ٦١٦، والمزي في تهذيب الكمال، ٢٧/٢٦٨۔

٤١٥/ ١٤. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم جَالِسًا وَرَجُلٌ يُصَلِّي ثُمَّ دَعَا: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ بِأَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَقَدْ دَعَا اللهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيْمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، پھر اُس آدمی نے دعا کی: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ بِأَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِکْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ﴾ '(اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تمام تعریف تیرے لیے ہی ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی بہت زیادہ احسان فرمانے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اے بزرگی اور بخشش والے! اے ہمیشہ

١٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/ ٧٩، الرقم: ١٤٩٥، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب خلق الله مائة رحمة، ٥/ ٥٥٠، الرقم: ٣٥٤٤، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب الدعاء بعد الذكر، ٣/ ٥٢، الرقم: ١٣٠٠-١٣٠١، وأيضًا في النعوت والأسماء والصفات، ١/ ٢٨٨، الرقم: ١٤٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب اسم الله الأعظم، ٢/ ١٢٦٨، الرقم: ٣٨٥٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٢٠، الرقم: ١٢٢٢٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٤٧، الرقم: ٢٩٣٦١، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٨٣، الرقم: ١٨٥٦۔

زندہ! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! (میری دعا قبول فرما)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (اس کی دعا سن کر) فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے (اس) اسمِ عظیم کے واسطہ سے دعا کی ہے جس کے ساتھ دعا کی جائے تو (لازمی) قبول ہو اور جس کے واسطہ سے مانگا جائے تو وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٥/٤١٦. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنَ الْخَيْرِ کُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ. اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُکَ أَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا.

١٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، ٢/١٢٦٤، الرقم: ٣٨٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٣٣، ١٤٦، الرقم: ٢٥٠٦٣، ٢٥١٨٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤١، الرقم: ٢٩٣٤٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٥٠، الرقم: ٨٦٩، وأبو يعلى في المسند، ٧/٤٤٦، الرقم: ٤٤٧٣، والطيالسي في المسند، ١/٢١٩، الرقم: ١٥٦٩، والبخاري في الأدب المفرد/٢٢٢، الرقم: ٦٣٩، والحاكم في المستدرك، ١/٧٠٢، الرقم: ١٩١٤۔

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الأَدَبِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَکَ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُکَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تمام خیر مانگتی ہوں۔ دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی جو مجھے معلوم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں۔ میں دنیا اور آخرت کے ہر شر سے تیری پناہ مانگتی ہوں جس کا مجھے علم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اُس سے بھی۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی ﷺ نے مانگی اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت مانگتی ہوں اور اس کے قریب کرنے والے اعمال و اقوال بھی اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں دوزخ سے اور ہر اس قول و عمل سے جو دوزخ کے قریب کرے اور میں تجھ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ تو نے میری بابت جو فیصلہ فرمایا ہے اسے خیر بنا دے)۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے 'الأدب المفرد' میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٦/٤١٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَى ذَالِکَ.

١٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ٢/٧٦، —

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ دعا میں جامع کلمات کو پسند فرماتے اور جو ایسے نہ ہوتے انہیں چھوڑ دیتے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤١٨/١٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتُحِبُّوْنَ أَنْ تَجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ؟ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ، أَعِنَّا عَلَى شُكْرِکَ وَذِكْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرُ مُوْسَى بْنِ طَارِقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا

الرقم: ١٤٨٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٨٩، الرقم: ٢٥٥٩٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢١، الرقم: ٢٩١٦٥، والطيالسي في المسند، ١/٢٠٩، الرقم: ١٤٩١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٦١، الرقم: ٤٩٤٦، وأيضًا في الدعاء، ١/٣٦، الرقم: ٥٠، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/١٣٢، الرقم: ٢٠٩۔

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٩، الرقم: ٧٩٦٩، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٧، الرقم: ١٨٣٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/٢٢٣، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٥٠٧، الرقم: ٩٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٧٢، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٣٦٨، وابن القيم في الوابل الصيب/٢٣٢۔

تم پسند کرتے ہو کہ تم دعا میں خوب کوشش کرو؟ تو یوں کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ، أَعِنَّا عَلَى شُكْرِكَ وَذِكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ﴾ (اے اللہ! تیرا شکر ادا کرنے، تیرا ذکر کرنے اور احسن طریقے سے تیری عبادت کرنے کی ہمیں مدد و توفیق عطا فرما)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے موسیٰ بن طارق کے اور وہ ثقہ ہیں۔

٤١٩ /١٨. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: احْفَظُوْا هَذَا الْحَدِيْثِ وَكَانَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَدْعُوْ بِهِ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: رَبِّ، قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

١٨: أخرجه ابن خزيمة في الصحيح، باب الدعاء بين الركنين أن يرزق الله الداعي القناعة بما رزق ويبارك له فيه، ٤/ ٢١٧، الرقم: ٢٧٢٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/ ٤٤٦، الرقم: ١٥٨١٥، وأيضًا، ٦/ ٨٢، الرقم: ٢٩٦٣٣، والبخاري في الأدب المفرد/٢٣٧، الرقم: ٦٨١، والحاكم في المستدرك، ١/ ٦٢٦، ٦٩٠، الرقم: ١٦٧٤، ١٨٧٨، وأيضًا، ٢/ ٣٨٨، الرقم: ٣٣٦٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٥٣، الرقم: ٤٠٤٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٧١، الرقم: ١٩١٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/ ٣٩٤، ٣٩٥، الرقم: ٤١٨-٤١٩، والدينوري في القناعة، ١/ ٤٤، ٤٥، الرقم: ١١-١٣.

’’حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: اس حدیث کو یاد کرلو، اور وہ اسے حضور نبی اکرم ﷺ تک مرفوعاً روایت کرتے تھے، اور وہ ان الفاظ کے ذریعے دو رکنوں کے درمیان دعا مانگے کرتے تھے: ﴿رَبِّ، قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِکْ لِي فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلَى کُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ﴾ (اے میرے رب! تو نے جو رزق مجھے عطا کیا ہے اس پر مجھے قانع رکھ اور اس میں برکت عطا فرما اور ہر جگہ میری غیر موجودگی میں تو میرا محافظ بن جا)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن خزیمہ، ابن ابی شیبہ اور بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤٢٠/١٩. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: کَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّا نَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِکَ مِنَ النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَابْنُ سَرَايَا. وَقَالَا: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنَّا نَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ

١٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، ١/٧٠٦، الرقم: ١٩٢٥، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء،١/٥٠٦، الرقم:٩٦٨، والنووي في رياض الصالحين/٣٣٤، الرقم: ٣٣٤۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

بِعَوْنِکَ مِنَ النَّارِ﴾ (اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رحمت کے ذرائع اور تیری بخشش اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں اور ہر نیکی کی غنیمت اور جنت میں کامیابی اور تیری مدد ونصرت سے آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن سرایا نے روایت کیا اور دونوں نے فرمایا: یہ حدیث مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٤٢١ / ٢٠. عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قُلْ: اَللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِي رِضَاکَ ضَعْفِي وَخُذْ لِي الْخَيْرَ بِنَاصِيَتِي وَاجْعَلِ الْإِسْلَامَ مُنْتَهَى رِضَائِي، اَللَّهُمَّ إِنِّي ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِي وَإِنِّي ذَلِيْلٌ فَأَعِزَّنِي وَإِنِّي فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِي. رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: (اپنی دعا میں یوں) کہو: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِي رِضَاکَ ضَعْفِي وَخُذْ لِي الْخَيْرَ بِنَاصِيَتِي وَاجْعَلِ الْإِسْلَامَ مُنْتَهَي رِضَائِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّي ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِي وَإِنِّي ذَلِيْلٌ فَأَعِزَّنِي وَإِنِّي فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِي﴾ (اے اللہ! میں کمزور ہوں تو میری کمزوری کو اپنی

٢٠: أخرجه الحاکم في المستدرک، کتاب الدعاء والتکبير والتهليل والتسبيح والذکر، ١/ ٧٠٨، الرقم: ١٩٣١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٤٥، الرقم: ٢٩٣٥٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/ ٤٤٤، الرقم: ١٩٦٥١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٣٤٦، الرقم: ٦٥٨٥، وابن فضيل في الدعاء، ١/ ١٦٥، الرقم: ٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٦٥، الرقم: ١٨٩١، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣/ ٣٤٠۔

رضا میں طاقتور کر دے، اور مجھے پیشانی سے پکڑ کر خیر تک پہنچا (یعنی میرے مقدر میں ہی خیر لکھ دے) اور اسلام کو میری رضا کی انتہا بنا دے، اے اللہ! بے شک میں کمزور ہوں تو مجھے طاقتور بنا دے اور میں ذلیل و رسوا ہوں تو مجھے عزت دار بنا دے اور میں فقیر ہوں مجھے رزق عطا فرما دے)۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤٢٢/ ٢١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهِ: اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ الأَسْقَامِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

٢١: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، ١/ ٧١٢، الرقم: ١٩٤٤، والطبراني في المعجم الصغير، ١/ ١٩٨، الرقم: ٣١٦، وأيضًا في الدعاء، ١/ ٤٠٠، الرقم: ١٣٤٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/ ٣٤٢-٣٤٤، الرقم: ٢٣٦٨- ٢٣٧٠، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/ ٥١١، الرقم: ٩٨٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ١٤٣-

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْکَنَةِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبُکْمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّیءِ الْأَسْقَامِ﴾ (اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بزدلی، کنجوسی، بڑھاپے، سخت دلی، غفلت، محتاجی، ذلت اور رسوائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، (یا اللہ!) میں فقر، کفر، فسق، بدبختی، نفاق، شہرت اور ریاکاری سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور بہرے پن، گونگے پن، جنون، کوڑھی، برص (اور جملہ) موذی بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں اور امام مقدسی نے فرمایا: اس کی سند صحیح ہے۔

۴۲۳/ ۲۲. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ أَبُوْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ وَمَنْ شَاءَ اللهُ مِنْ اَصْحَابِهِ فَمَرَرْنَا بِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ هَذَا؟ فَقِيْلَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ غَضًّا کَمَا أُنْزِلَ فَأَثْنَى عَبْدُ اللهِ عَلَى رَبِّهِ وَحَمِدَهُ فَأَحْسَنَ فِي حَمْدِهِ عَلَى رَبِّهِ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَجْمَلَ الْمَسْأَلَةَ وَسَأَلَهُ کَأَحْسَنِ

۲۲: أخرجه أبو يوسف في کتاب الآثار، باب السهو، ۱/۴۳، الرقم: ۲۱۹، والحاکم في المستدرك، کتاب ذکر مناقب عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ، ۳/۳۵۸، الرقم: ۵۳۸۶، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۳/۹۹۰، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ۱/۳۵۵، الرقم: ۸۳۔

مَسْأَلَةٍ سَأَلَهَا عَبْدٌ رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ إِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلَی عِلِّيِّيْنَ فِي جِنَانِکَ جِنَانِ الْخُلْدِ. قَالَ: وَکَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَلْ تُعْطَ سَلْ تُعْطَ مَرَّتَيْنِ فَانْطَلَقْتُ لِأُبَشِّرَهُ فَوَجَدْتُ أَبَا بَکْرٍ قَدْ سَبَقَنِي وَکَانَ سَبَّاقًا بِالْخَيْرِ.

رَوَاهُ أَبُوْ يُوْسُفَ وَالْحَاکِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں، حضرت ابو بکر صدیق اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کے ساتھ ہوں۔ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ نماز ادا کر رہے تھے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک عبد اللہ بڑی ملائمت کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے جیسے کہ وہ نازل ہوا ہے۔ پس حضرت عبد اللہ نے اپنے رب کی ثنا بیان کی اور اس کی حمد بیان کی اور نہایت بہترین طریقے سے حمد بیان کی۔ پھر اپنے رب سے سوال کیا اور نہایت اختصار سے سوال کیا اور رب تعالیٰ سے اتنے خوبصورت انداز سے سوال کیا جتنے خوبصورت انداز میں کوئی بندہ سوال کرسکتا ہے پھر کہا: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ إِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلَی عِلِّيِّيْنَ فِي جِنَانِکَ جِنَانِ الْخُلْدِ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے ایسا ایمان جو کبھی تبدیل نہ ہو، ایسی نعمت جو کبھی ختم نہ ہو اور اعلیٰ علیین میں، جو کہ ہمیشہ قائم رہنے والی تیری جنت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (اُن کی دعا سن کر) فرماتے جا رہے تھے: (اے عبد اللہ!) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ (اور) مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ یہ دو مرتبہ فرمایا اور بیان کیا کہ میں انہیں یہ خوشخبری سنانے کے لئے نکلا تو میں نے دیکھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر سبقت لے جا چکے تھے (یعنی

انہیں پہلے ہی یہ خبر سنا چکے تھے) اور وہ نیکی میں بہت زیادہ سبقت لے جانے والے تھے۔‘‘

اسے امام ابو یوسف اور حاکم نے مذکورہ الفاظ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤٢٤/ ٢٣. عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ ﷺ إِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الَّذِي أَفْضَلْتَ عَلَيَّ وَبَلَائِکَ الْحَسَنَ الَّذِي ابْتَلَيْتَنِي وَنَعْمَائِکَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ، اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِکَ وَمَغْفِرَتِکَ وَفَضْلِکَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ﷺ جب خوب گڑگڑا کر دعا کرتے تو فرماتے: ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الَّذِي أَفْضَلْتَ عَلَيَّ وَبَلَائِکَ الْحَسَنَ الَّذِي ابْتَلَيْتَنِي وَنَعْمَائِکَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ، اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِکَ وَمَغْفِرَتِکَ وَفَضْلِکَ﴾ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس فضل کا سوال کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر کیا، اور تیری اس اچھی آزمائش کا جس میں تو نے مجھے مبتلا کیا، اور تیری اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی کہ تو مجھے جنت میں داخل کردے۔ اے اللہ! مجھے اپنی رحمت، مغفرت اور فضل کے واسطے جنت میں داخل فرما)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی

٢٣: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، كتاب ما جاء عن عبد الله بن مسعود ﷺ، ٦/٦٨، الرقم: ٢٩٥٢٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٨٦، الرقم: ٨٩١٧، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٥٥، الرقم: ١٨٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٨٤-١٨٥.

نے فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٤٢٥/ ٢٤. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى مِنَ الْأَجْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيَكُنْ آخِرُ كَلَامِهِ فِي مَجْلِسِهِ: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَo وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَo وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَo [الصافات، ٣٧:١٨١]. ذَكَرَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ وَالزَّيْلَعِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال روزِ قیامت اَجر کے پورے پورے پیمانے سے ماپا جائے تو اس کا اپنی مجلس میں آخری کلام یہ ہونا چاہیے: ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَo وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَo وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَo﴾ (آپ کا رب، جو عزت کا مالک ہے اُن (باتوں) سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیںo اور (تمام) رسولوں پر سلام ہوo اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہےo)۔''

اسے علامہ ابن کثیر اور زیلعی نے روایت کیا ہے۔

٢٤: ذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/ ٢٦، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٣/ ١٨٢، الرقم: ١٠٩٥، والمناوي في الفتح السماوي، ٣/ ٩٥٧، الرقم: ٨٤٥۔

مصادر التّخریج

١. القرآن الحکیم۔

٢. آلوسی، ابو الفضل شہاب الدین السید محمود (م ١٢٧٠ھ)۔ **روح المعاني في تفسير القرآن العظيم و السبع المثاني**۔ بیروت، لبنان: دارالاحیاء التراث۔

٣. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد شیبانی (١٦٤۔ ٢٤١ھ/ ٧٨٠۔ ٨٥٥ء)۔ **الزهد**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ١٣٩٨ھ۔

٤. احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ بن محمد شیبانی (١٦٤ ۔ ٢٤١ھ/ ٧٨٠۔ ٨٥٥ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٥. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد شیبانی (١٦٤۔ ٢٤١ھ/ ٧٨٠۔ ٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٦. اَزدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب**۔ بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٧. ابن اسحاق، محمد بن محمد بن احمد الحاکم، ابو احمد (٢٨٥۔ ٣٧٨ھ)۔ **شعار أصحاب الحديث**۔ کویت: دار الخلفاء۔

٨. اصبہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (٤٥٧۔ ٥٣٥ھ)۔ **دلائل النبوة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبۃ، ١٤٠٩ھ۔

٩. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔ ٢٥٦ھ/

٨١٠ـ ٨٧٠ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

١٠. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤ـ٢٥٦ھ/ ٨١٠ـ ٨٧٠ء)۔ التاریخ الأوسط۔ دار الوعی، مکتبہ حلب، قاہرہ۔ ١٣٩٧ھ/ ١٩٧٧ء۔

١١. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤ـ٢٥٦ھ/ ٨١٠ـ ٨٧٠ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٢. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤ـ٢٥٦ھ/ ٨١٠ـ ٨٧٠ء)۔ التاریخ الکبیر۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

١٣. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤ـ٢٥٦ھ/ ٨١٠ـ ٨٧٠ء)۔ خلق أفعال العباد۔ ریاض، سعودی عرب: دار لمعارف السعودیۃ، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

١٤. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤ـ٢٥٦ھ/ ٨١٠ـ ٨٧٠ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

١٥. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠ـ٢٩٢ھ/ ٨٢٥ـ٩٠٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

١٦. بیبی، بنت عبد الصمد الھر ویہ الھر ثمیہ (٣٨٠ـ٤٧٧ھ)۔ـجزء بیبي۔ الکویت: دار الخلفاء للکتاب، ١٩٨٦ھ۔

١٧. بیضاوی، ناصر الدین ابی سعید عبد اللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی

(۷۹۱ھ)۔ أنوار التنزیل۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء۔

۱۸. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ الدعوات الکبیر۔

۱۹. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ الزهد الکبیر۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافية، ۱۹۹۶ء۔

۲۰. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الصغری۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة الدار، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔

۲۱. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۲. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۳. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ المدخل إلی السنن الکبری۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۲۴. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۲۵. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمّدية و الخصائص المصطفوية۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ء۔

۲۶. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱۔۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳۔۱۳۲۸ء)۔ مجموع الفتاوی۔ مکتبہ ابن تیمیہ۔

۲۷. جصاص، احمد بن علی الرازی ابو بکر (۳۰۵۔۳۷۰ھ)۔ أحكام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث، ۱۴۰۵ھ۔

۲۸. ابن جعد، ابوالحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔ ۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۲۹. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ زاد المسير فی علم التفسير۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۳۰. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔ ۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ صفة الصفوة۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۳۱. حارث، ابن ابی اسامہ (۱۸۶۔۲۸۲ھ)۔ بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۳۲. ابن ابی حاتم، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس بن مہران الرازی التمیمی، ابومحمد (۲۴۰۔ ۳۲۷ھ)۔ علل الحدیث۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۵ھ۔

۳۳. ابن ابی حاتم، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابو محمد الرازی التمیمی (۳۲۷ھ)۔ الجرح والتعدیل۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی، ۱۲۷۱ھ۔

۳۴. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/ ۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۳۵. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/ ۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۳۶. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ الإصابة في تمییز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۳۷. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ الإمتاع بالأربعین المتباینة السماع۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۴۱۸ھ۔

۳۸. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ تلخیص الحبیر في أحادیث الرافعي الکبیر۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء۔

۳۹. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ الدرایة في تخریج أحادیث الهدایة۔ بیروت، لبنان:

دار المعرفۃ۔

٤٠. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔ ٨٥٢ھ/١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **روضة المحدثين**۔ برنامج منظومہ التحقیقات الحدیثیہ -المجانی- مرکز نور الاسلام لأبحاث القرآن والسنۃ بالإسکندریہ

٤١. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٤٢. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٤٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٧ھ/١٩٧٨ء۔

٤٤. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **نتائج الأفكار في تخريج أحاديث الأذكار**۔ دمشق، شام: دار ابن کثیر، ١٤٢١ھ۔

٤٥. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید اندلسی (٣٨٤۔٤٥٦ھ/٩٩٤۔ ١٠٦٤ء)۔ **المحلى**۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدیدہ۔

٤٦. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩/١٩٧٩۔

٤٧. حسینی، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤-١١٢٠ھ)۔ البيان والتعريف۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠١ھ۔

٤٨. حکیم ترمذی، ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (٣٦٠ھ)۔ نوادر الأصول في أحاديث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢ء۔

٤٩. ابن حیان، ابومحمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (٢٧٤-٣٦٩ھ)۔ طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٢ھ۔

٥٠. ابن حیان، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اصبہانی، ابومحمد (٢٧٤-٣٦٩ھ)۔ العظمة۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ١٤٠٨ھ۔

٥١. ابن خزیمہ، ابوبکر محمد بن إسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/٨٣٨-٩٢٤ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

٥٢. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ تاريخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥٣. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/ ١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ الكفاية في علم الرواية۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: المکتبہ العلمیہ۔

٥٤. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢-٤٦٣ھ/١٠٠٢-١٠٧١ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفريق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ ١٤٠٧ھ۔

٥٥. خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (٢٣٤-٣١١ھ)۔ السنة۔

ریاض، سعودی عرب: ١٤١٠ھ۔

٥٦. خلال، ابو محمد الحسن بن ابی طالب محمد بن الحسنین علی البغدادی (٣٥٢۔ ٤٣٩ھ)۔ من فضائل سورة الإخلاص ۔ قاہرہ، مصر، مکتبہ لینۃ، ١٤١٢ھ۔

٥٧. خوارزمی، ابو المؤید محمد بن محمود (٥٩٣۔٦٦٥ھ)۔ جامع المسانید۔ بیروت، لبنان۔

٥٨. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔ ٣٨٥ھ/٩١٨۔٩٩٥ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/ ١٩٦٦ء۔

٥٩. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔ ٣٨٥ھ/٩١٨۔٩٩٥ء)۔ رؤیة اللّٰه۔ مکتبۃ القرآن۔ قاہرہ۔

٦٠. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔٢٥٥ھ/٧٩٧۔٨٦٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٦١. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (٢٠٢۔٢٧٥ھ/ ٨١٧۔٨٨٩ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٦٢. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (٢٠٨۔٢٨١ھ)۔ کتاب التهجد و قیام اللیل۔ الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ١٩٨٠ء۔

٦٣. ابن ابی الدنیا، ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (٢٠٨۔٢٨١ھ)۔ العیال۔ دار ابن القیم، السعودیہ۔ ١٤١٠ھ۔

٦٤. دولابی، ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (٢٢٤۔٣١٠)۔ الذریة الطاهرة

النبوية۔ کویت: الدار السلفیۃ۔ ۱۴۰۷ھ۔

٦٥. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

٦٦. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

٦٧. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ میزان الاعتدال في نقد الرجال۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

٦٨. رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (۵۴۳۔۶۰۶ھ/ ۱۱۴۹۔۱۲۱۰ء)۔ التفسیر الکبیر۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٦٩. رازی، تمام بن محمد الرازی ابو القاسم (۳۳۰۔۴۱۴ھ)۔ الفوائد لتمام الرازی۔ مکتبہ الرشد، ریاض۔ ۱۴۱۲ھ۔

٧٠. ابن راہویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔۲۳۷ھ/ ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ المسند۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

٧١. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ جامع العلوم والحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

٧٢. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ شرح حدیث لبیک۔ مکۃ المکرّمۃ، دار عالم الفوائد، ۱۴۱۷ھ۔

٧٣. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ

قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٧٤. زرقانی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (١٠٥٥۔١١٢٢ھ/١٦٤٥۔١٧١٠ء)۔ **شرح الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ۔

٧٥. زیلعی، ابو محمد جمال الدین عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **تخریج الأحادیث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب، دار ابن خزیمۃ، ١٤١٤ھ۔

٧٦. زیلعی، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **نصب الرایة لأحادیث الھدایة**۔ مصر، دار الحدیث، ١٣٥٧ھ۔

٧٧. ابن السری، ھناد الکوفی (١٥٢۔٢٤٣ھ)۔ **الزھد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب، ١٤٠٦ھ۔

٧٨. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨۔٢٣٠ھ/٧٨٤۔٨٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٧٩. سعید بن منصور، ابو عثمان الخراسانی، (٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

٨٠. سمعانی، منصور بن محمد بن عبد الجبار السمعانی أبو المظفر (٤٢٦۔٤٨٩ھ)۔ **التفسیر**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الوطن، ١٤١٨ھ/١٩٩٧ء۔

٨١. ابن السنی، احمد بن محمد الدینوری (٢٨٤۔٣٦٤ھ)۔ **عمل الیوم واللیلة**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٥ھ/٢٠٠٤ء۔

٨٢. ابن السنی، احمد بن محمد الدینوری (٢٨٤۔٣٦٤ھ)۔ **القناعة**۔ مکتبہ الرشد، ریاض۔ ١٤٠٩ھ۔

٨٣. سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

٨٤. سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الجامع الصغیر فی أحادیث البشیر النذیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨٥. سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **جمع الجوامع أو الجامع الکبیر**۔

٨٦. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٨٧. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **شرح سنن ابن ماجه**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

٨٨. شاشی، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (٣٣٥ھ/٩٤٦ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤١٠ھ۔

٨٩. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠-٢٠٤ھ/٧٦٧-٨١٩ء)۔ **الأم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٩٣ھ۔

٩٠. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠-٢٠٤ھ/٧٦٧-٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۹۱. شعرانی، عبد الوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن محمد بن موسیٰ، الانصاری، الشافعی الشاذلی، المصری (۸۹۸۔۹۷۳ھ/۱۴۹۳۔۱۶۶۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء۔

۹۲. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **فتح القدیر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۹۳. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **نیل الأوطار شرح منتقی الأخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۹۴. شیبانی، محمد بن الحسن بن فرقد ابو عبد اللہ (۱۳۲۔۱۸۹ھ)۔ **"الأصل" المعروف بالمبسوط**۔ کراچی، پاکستان: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ۔

۹۵. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۹۶. صنعانی، محمد بن إسماعیل الامیر (۷۷۳۔۸۵۲ھ)۔ **سبل السلام شرح بلوغ المرام**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۳۷۹ھ۔

۹۷. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

۹۸. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۹۹. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ،

١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

١٠٠. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

١٠١. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٠٢. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

١٠٣. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔٣١٠ھ/ ٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٠٤. طحاوی، ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔ ٣٢١ھ/ ٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ **شرح معاني الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

١٠٥. طیالسی، ابو داود سلیمان بن داود جارود (١٣٣۔٢٠٤ھ/ ٧٥١۔٨١٩ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

١٠٦. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

١٠٧. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/

٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ **الجهاد**۔ مدينه منوره، سعودی عرب: مكتبة العلوم والحكم، ١٤٠٩ھ۔

١٠٨. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحّاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ **الزهد**۔ قاہرہ، مصر: دار الريان للتراث، ١٤٠٨ھ۔

١٠٩. ابن ابی عاصم، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: المكتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

١١٠. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

١١١. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد الله بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

١١٢. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مكتبة السنہ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

١١٣. عبد الرزاق، ابوبکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ/ ٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المكتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

١١٤. ابن عدی، عبد الله بن عدی بن عبد الله بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٧٧۔٣٦٥ھ)۔ **الكامل في ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔

١١٥. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ھبة الله بن عبد الله بن حسین دمشقی (٤٩٩۔ ٥٧١ھ/١١٠٥۔١١٧٦ء)۔ **تاريخ مدينة دمشق (المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/ ٢٠٠١ء۔

١١٦. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ عون المعبود شرح سنن أبی داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

١١٧. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢۔٨٥٥ھ/١٣٦١۔١٤٥١ء)۔ عمدة القاري شرح علی صحیح البخاري۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

١١٨. ابن غزوان، ابو عبد الرحمٰن محمد بن فضیل بن غزوان ضبی (١٩٥ھ)۔ کتاب الدعاء۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الرشید، ١٩٩٩ء۔

١١٩. فاکہی، ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (٢٧٢ھ/٨٨٥ء)۔ أخبار مکة في قدیم الدهر و حدیثة۔ بیروت، لبنان: دارخضر، ١٤١٤ھ۔

١٢٠. الفسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (٢٧٧ھ)۔ المعرفة والتاریخ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٩ء۔

١٢١. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/ ١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ مشارق الأنوار۔ المکتبۃ العتیقہ ودار۔

١٢٢. ابن قتیبہ، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ابو محمد الدینوری (٢١٣۔٢٧٦ھ)۔ تأویل مختلف الحدیث۔ بیروت، لبنان: دار الجلیل، ١٣٩٣ھ/١٩٧٢ء۔

١٢٣. ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (٦٢٠ھ)۔ المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشیباني۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٢٤. قرشی، عبد اللہ بن محمد ابو بکر۔ (٢٠٨۔٢٨١ھ)۔ الشکر۔ المکتب الاسلامی، کویت۔ ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

۱۲۵. قرطبی، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰ بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ الجامع لأحكام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۲۶. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوين في أخبار قزوين۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۱۲۷. قسطلانی، ابو العباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن حسین بن علی (۸۵۱۔۹۲۳ھ/ ۱۴۴۸۔۱۵۱۷ء)۔ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۲۸. قشیری، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷۶۔۴۶۵ھ/ ۹۸۶۔۱۰۷۳ء)۔ الرسالة القشيرية في علم التصوف۔ بیروت، لبنان: دار الجیل۔

۱۲۹. قضاعی، ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ مسند الشهاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۳۰. ابن قیم، ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر أیوب الذرعی (۶۹۱۔۷۵۱ھ)۔ حاشية على سنن أبي داود۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء۔

۱۳۱. ابن القیم، ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی (۶۹۱۔۷۵۱ھ)۔ الوابل الصيب۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۳۲. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تفسير القرآن العظيم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۳۳. کنانی، احمد بن ابی بکر بن إسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ مصباح الزجاجة في

زوائد ابن ماجه۔ بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۱۳۴. لالکائی، ابو قاسم هبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

۱۳۵. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۳۶. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۳۷. مبارک پوری، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ۔

۱۳۸. ابومحاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مشكل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

۱۳۹. محبّ الدین طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/۱۲۱۸۔۱۲۹۵ء)۔ الرياض النضرة في مناقب العشرة۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۱۴۰. مروزی، احمد بن علی بن سعید الاموی (۲۰۲۔۲۹۲ھ)۔ مسند أبي بكر رضی اللہ عنہ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی۔

۱۴۱. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ تهذيب الكمال۔ بیروت، لبنان:

مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

١٤٢. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦۔٢٦١ھ/ ٨٢١۔٨٧٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٤٣. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٤٤. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ **الترغیب في الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٦ھ/ ١٩٩٥ء۔

١٤٥. مقدسی، محمد بن عبد الواحد حنبلی (٦٤٣ھ)۔ **فضائل الأعمال**۔ قاہرہ، مصر۔

١٤٦. مقریزی، ابو العباس احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن تمیم بن عبد الصمد (٧٦٩۔٨٤٥ھ/ ١٣٦٧۔١٤٤١ء)۔ **مختصر کتاب الوتر**۔ اُردن: مکتبۃ المنار، ١٤١٣ھ۔

١٤٧. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢۔١٠٣١ھ/ ١٥٤٥۔١٦٢١ء)۔ **الفتح السماوي**۔ دار العاصمہ۔ ریاض۔

١٤٨. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢۔١٠٣١ھ/ ١٥٤٥۔١٦٢١ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

١٤٩. ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠۔٣٩٥ھ/ ٩٢٢۔١٠٠٥ء)۔ **التوحید لإبن منده**۔

١٥٠. ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠۔٣٩٥ھ/

٩٢٢-١٠٠٥ء)۔ الفوائد لإبن منده ۔ مکتبۃ القرآن ۔ قاہرہ۔

١٥١. ابن منذر، ابی بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر نیشاپوری ۔ الأوسط ۔ دار طیبہ، ریاض، ١٩٨٥ء۔

١٥٢. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١-٦٥٦ھ/ ١١٨٥-١٢٥٨ء)۔ الترغیب و الترهیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

١٥٣. ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم بن حبقہ أفریقی (٦٣٠-٧١١ھ/١٢٣٢-١٣١١ء)۔ مختصر تاریخ دمشق۔ دمشق، شام: دار الفکر، ١٩٨٤ء۔

١٥٤. نسائی، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ السنن۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

١٥٥. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبد الرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

١٥٦. نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبد الرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء)۔ عمل الیوم واللیلۃ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

١٥٧. نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبد الرحمٰن (٢١٥-٣٠٣ھ/ ٨٣٠-٩١٥ء) ۔ النعوت والأسماء والصفات۔ السعودیہ: مکتبہ العبیکان، ١٤١٩ھ۔

١٥٨. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبهانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ تاریخ أصبهان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٥٩. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

١٦٠. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ دلائل النبوة۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ١٣٦٩ھ/ ١٩٥٠ء۔

١٦١. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ مسند أبي حنيفة۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الکوثر، ١٤١٥ھ۔

١٦٢. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (٣٣٦-٤٣٠ھ/ ٩٤٨-١٠٣٨ء)۔ المسند المستخرج على صحيح مسلم۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٩٦ء۔

١٦٣. نحاس، احمد بن محمد بن اسماعیل المرادی ابو جعفر (م ٣٣٩ھ)۔ الناسخ والمنسوخ۔ کویت: مکتبہ الفلاح، ١٤٠٨ھ۔

١٦٤. نمیری، أبو زید عمر بن شبہ البصری (٢٦٢ھ)۔ أخبار المدينة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/ ١٩٩٦ء۔

١٦٥. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ الأزكار من كلام سيد الأبرار۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العصریہ، ١٤٢٣ھ/ ٢٠٠٣ء۔

١٦٦. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام

(۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تهذيب الأسماء واللغات۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۱۶۷. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۶۸. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحيح مسلم۔** کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

۱۶۹. ابن ہمام، محمد بن محمد بن علی بن راجی اللہ بن سرایا بن داود (۶۷۷۔۷۴۵ھ)۔ **سلاح المؤمن في الدعاء۔** بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۷۰. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۷۱. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۷۲. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ **المسند۔** دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

١٧٣. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ **المعجم**۔ فیصل آباد، پاکستان: إدارة العلوم الأثریہ، ١٤٠٧ھ۔

١٧٤. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ **المفارید**۔ کویت: مکتبۃ دارالأقصی، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

١٧٥. ابو یوسف، یعقوب بن اِبراہیم الانصاری (١٨٢ھ)۔ **کتاب الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٣٥٥ھ۔

A. قرآنیات

01. عرفانُ القرآن (اُردو ترجمہ قرآنِ حکیم)
02. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ الفاتحہ، جزو اوّل)
03. تفسیر منہاجُ القرآن (سورۃُ البقرہ)
04. حکمتِ اِستعاذہ
05. تسمیۃُ القرآن
06. معارِفُ الکوثر
07. فلسفۂ تسمیہ
08. معارفِ اِسم اللہ
09. مَناھِجُ العرفان فی لفظِ القرآن
10. لفظِ ربُّ العالمین کی علمی و سائنسی تحقیق
11. صفتِ رحمت کی شانِ اِمتیاز
12. اَسمائے سورۂ فاتحہ
13. سورۂ فاتحہ اور تصورِ ہدایت
14. اُسلوبِ سورۂ فاتحہ اور نظامِ فکر و عمل
15. سورۂ فاتحہ اور تعلیماتِ طریقت
16. سورۂ فاتحہ اور اِنسانی زندگی کا اِعتقادی پہلو
17. شانِ اَوّلیت اور سورۂ فاتحہ
18. سورۂ فاتحہ اور حیاتِ اِنسانی کا عملی پہلو (تصورِ عبادت)
19. سورۂ فاتحہ اور تعمیرِ شخصیت
20. فطرت کا قرآنی تصوّر
21. تربیت کا قرآنی منہاج
22. لا إکراہ فی الدین کا قرآنی فلسفہ
23. ''کنز الایمان'' کی فنی حیثیت
24. معارِفِ آیۃ الکرسی
25. العِرفَانُ فِي فَضَائِلِ وَآدَابِ الْقُرْآنِ
26. التصوّر الإسلامی لطبیعةِ البشریة
27. نھجُ التربیةِ الإجتماعیةِ فی القرآن الکریم
28. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an)
29. Qur'anic Concept of Human Guidance
30. Islamic Concept of Human Nature

B. الحدیث

31. اَلْخُطْبَةُ السَّدِیْدَة فِي أُصُوْلِ الْحَدِیْثِ وَفُرُوْعِ الْعَقِیْدَة
32. العَبْدِیَّة فِي الْحَضْرَةِ الصَّمَدِیَّة ﴿بارگاہِ اِلٰہی سے تعلقِ بندگی﴾
33. الْبَیَان فِي رَحْمَةِ الْمَنَّان ﴿رحمتِ اِلٰہی پر اِیمان اَفروز احادیثِ مبارکہ کا مجموعہ﴾
34. المِنْهَاجُ السَّوِيُّ مِنَ الْحَدِیْثِ النَّبَوِيِّ ﷺ ﴿عربی متن، اُردو ترجمہ اور تحقیق و تخریج﴾
35. هِدَایَةُ الْأُمَّة عَلَی مِنْهَاجِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّة (الجزء الأوّل): اُمتِ محمدیہ کے لیے قرآن و حدیث سے ضابطہ رُشد و ہدایت
36. جَامِعُ السُّنَّة فِیمَا یَحْتَاجُ إِلَیْهِ آخرُ الأمَّة ﴿کِتَابُ الْمَنَاقِبِ﴾ (اَنبیاء کرام، اہلِ

بیتِ اَطہار، صحابہ کرام اور اَولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب مع عربی متن، اُردو ترجمہ و تحقیق وتخریج)

37. الأربعین فی فضائلِ النبی الأمین ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل و مناقب)

38. بُشریٰ للمؤمنین فی شفاعةِ سیدِ المرسلین ﷺ (شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب اَحادیثِ مبارکہ)

39. البدر التمام فی الصلوٰۃ علیٰ صاحبِ الدُّنُوّ والمقام ﷺ (درود شریف کے فضائل و برکات)

40. کَشْفُ الْأَسْرَار فِي مَحَبَّةِ الْمَوْجُوْدَاتِ لِسَيِّدِ الْأَبْرَار ﷺ (حضور ﷺ سے حیوانات، نباتات اور جمادات کی محبت)

41. عُمْدَةُ الْبَيَان فِي عَظَمَةِ سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَان ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور اِختیارات)

42. النِّعْمَةُ الْعُلْيَا عَلٰى أَوَّلِ الْخَلْقِ وَآخِرِ الْأَنْبِيَاء ﷺ (حضور ﷺ کا شرفِ نبوت اور اَوّلیتِ خلقت)

43. رَاحَةُ الْقُلُوْب فِي مَدْحِ النَّبِيِّ الْمَحْبُوْب ﷺ (مدحت و نعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب آیات و احادیث)

44. اَلصَّفَا فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالْمُصْطَفٰى ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ سے توسُّل اور تبرک)

45. أَحْسَنُ السُّبُل فِي مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُل ﴿اَنبیاء و رُسل کے فضائل و مناقب﴾

46. العِقد الثّمین في مناقب أمهات المؤمنین ﴿اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے فضائل و مناقب﴾

47. الدرة البیضاء فی مناقب فاطمة الزهراء سلام الله علیها (سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب)

48. مرج البحرین فی مناقب الحسنین علیهما السلام (حسنین کریمین علیہما السلام کے فضائل و مناقب)

49. السیف الجلی علیٰ منکر ولایة علی علیہ السلام (اِعلانِ غدیر)

50. القول المعتبر فی الإمام المنتظر علیہ السلام (اِمام مہدی علیہ السلام)

51. غایة الإجابة في مناقب القرابة ﴿اہلِ بیتِ اطہار سلام اللہ علیہم کے فضائل و مناقب﴾

52. اَلنَّجَابَةُ فِيْ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ (صحابہ کرام و اہلِ بیت اَطہار رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب)

53. القول الوثیق فی مناقب الصدیق رضی اللہ عنہ (صدیق اَکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب)

54. اَلْقَوْلُ الصَّوَاب فِيْ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب رضی اللہ عنہ (فاروق اَعظم رضی اللہ عنہ کے

فضائل و مناقب)

55. رَوْضُ الجنَان فِي مَنَاقِبِ عُثْمانَ بْنِ عَفَّان ﷛ (عثمانِ غنی ﷛ کے فضائل و مناقب)

56. كَنْزُ الْمَطَالِب فِيْ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِب ﷛ (علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل و مناقب)

57. كنز الإنابة في مناقب الصّحابة ﴿صحابہ کرام ﷡ کے فضائل و مناقب﴾

58. روضة السّالكين في مناقب الأولياء والصّالحين ﴿اولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب﴾

59. الكنز الثمين فى فضيلة الذكر والذاكرين (ذِکرِ اِلٰہی اور ذاکرین کے فضائل)

60. البيّنَاتُ فِي الْمَنَاقِبِ وَالْكَرَامَاتِ ﴿فضائل و کرامات ...... اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

61. تَكْمِيلُ الصَّحِيفَة بِأَسَانِيدِ الْحَدِيْث فِي الإمام أبي حَنِيْفَة ﷛

62. الأنوارُ النَّبوِيَّة فِي الأسانيدِ الْحَنَفِيَّة (مَعَ أُحادِياتِ الإمام الأعظم ﷛)

63. الصَّلاةُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ فِي ضَوءِ السُّنَّةِ النَّبوِيَّةِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا طریقہ نماز﴾

64. التَّصْرِيْحُ فِي صَلَاةِ التَّرَاوِيْح ﴿بیس رکعت نمازِ تراویح کا ثبوت﴾

65. الدُّعَاءُ وَالذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ ﴿نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا اور ذکر بالجہر کرنا﴾

66. الإِنْتِبَاهُ لِلْخَوَارِجِ وَالْحَرُوْرَاءِ ﴿گستاخانِ رسول ...... اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

67. اللُّبَابُ فِي الْحُقُوْقِ وَالآدَابِ ﴿اِنسانی حقوق و آداب ...... اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں﴾

68. مِنْهَاجُ السَّلَامَة فِي الدَّعْوَةِ إِلَى الإِقَامَة (اِقامتِ دین اور اَمن و سلامتی کی راہ)

69. تُحْفَةُ النُّقَبَاء فِي فَضِيْلَةِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاء (فروغِ علم و شعور کی اَہمیت و فضیلت)

70. أَحْسَنُ الصَّنَاعَة فِي إِثْبَاتِ الشَّفَاعَة (عقیدۂ شفاعت: اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں)

71. الْقَولُ الْقَوِيّ في سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيّ ﷛ (عربی)

72. الْقَوْلُ الْقَوِيّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيّ ﷛ (مع اُردو ترجمہ: اِمام حسن بصریؒ کی سیدنا علی ﷛ سے ملاقات اور سماع)

73. مَرْوِيّاتُ الشَّيْخِ الأَكْبَرْ مِنْ أَحَادِيْثِ النَّبِيّ الأَطْهَر ﷺ (شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کی مرفوع متصل روایات)

74. اَلْمُنْتَقَى لأَسَانِيْدِ الْعَسْقَلَانِي إِلَى أَئِمَّةِ التَّصَوُّف وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِي

75. The Ghadir Declaration

76. The Awaited Imam
77. Virtues of Sayyedah Fatimah (سلام اللہ علیہا)
78. Precious Treasure of the Virtues of Dhikr & Dhakireen

C. ایمانیات

79. اَرکانِ اِیمان
80. اِیمان اور اِسلام
81. شہادتِ توحید
82. حقیقتِ توحید و رِسالت
83. اِیمان بالرسالت
84. اِیمان بالکتب
85. اِیمان بالقدر
86. اِیمان بالآخرت
87. مومن کون ہے؟
88. منافقت اوراُس کی علامات
89. مومن جي سنجاڻپ
90. Islam and Freedom of Human Will

D. اِعتقادیات

91. کتابُ التّوحید (جلد اوّل)
92. کتابُ التّوحید (جلد دُوُم)
93. کتاب البدعة ﴿بدعت کا صحیح تصور﴾
94. تصورِ بدعت اور اُس کی شرعی حیثیت
95. لفظ بدعت کا اِطلاق (اَحادیث و آثار کی روشنی میں)
96. اَقسامِ بدعت (اَحادیث و اَقوالِ اَئمہ کی روشنی میں)
97. البِدْعَةُ عِنْدَ الْأَئِمَّة وَ الْمُحَدِّثِين (بدعت اَئمہ و محدثین کی نظر میں)
98. حیاۃُ النبی ﷺ
99. مسئلہ اِستغاثہ اوراُس کی شرعی حیثیت
100. تصورِ اِستعانت
101. کتاب التوسل (وسیلے کا صحیح تصوّر)
102. کتاب الشفاعة
103. عقیدۂ علمِ غیب
104. شہرِ مدینہ اور زیارتِ رسول ﷺ
105. اِیصالِ ثواب اوراُس کی شرعی حیثیت
106. خوابوں اور بشارات پر اِعتراضات کا علمی محاکمہ
107. سُنّیت کیا ہے؟
108. منہاجُ العقائد
109. التَّوَسُّل عِنْدَ الأئمَّة وَالْمُحَدِّثِين (توسل: اَئمہ و محدثین کی نظر میں)
110. عقیدۂ توحید کے سات اَرکان
111. مبادیاتِ عقیدۂ توحید
112. عقیدۂ توحیداور غیر اللہ کا تصوّر
113. عقیدۂ توحیداور اِشتراکِ صفات
114. عقائدمیں اِحتیاط کے تقاضے
115. تبرک کی شرعی حیثیت
116. زیارتِ قبور
117. وسائطِ شرعیہ
118. تعظیم اورعبادت
119. Beseeching for Help (*Istighathah*)
120. Islamic Concept of

Intermediation (*Tawassul*)

121. Real Islamic Faith and the Prophet's Status

E. سیرت وفضائلِ نبوی ﷺ

122. مقدّمہ سیرۃُ الرسول ﷺ (حصہ اوّل)

123. مقدّمہ سیرۃُ الرسول ﷺ (حصہ دُوُم)

124. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد دُوُم)

125. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد سوُم)

126. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد چہارُم)

127. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد پنجم)

128. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ششم)

129. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)

130. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد ہشتم)

131. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد نہم)

132. سیرۃُ الرسول ﷺ (جلد دہم)

133. سیرتِ نبوی ﷺ کا علمی فیضان

134. سیرتِ نبوی ﷺ کی تاریخی اَہمیت

135. سیرۃُ الرسول ﷺ کی عصری و بین الاقوامی اَہمیت

136. قرآن اور سیرتِ نبوی ﷺ کا نظریاتی و اِنقلابی فلسفہ

137. قرآن اور شمائلِ نبوی ﷺ

138. نورِ محمدی: خِلقت سے وِلادت تک (میلاد نامہ)

139. میلاد النبی ﷺ

140. تاریخِ مولدُ النبی ﷺ

141. مولدُ النبی ﷺ عند الأئمة والمحدّثين (میلاد النبی ﷺ: اَئمہ و محدّثین کی نظر میں)

142. کیا میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے؟

143. معمولاتِ میلاد

144. فلسفۂ معراجُ النبی ﷺ

145. حسنِ سراپائے رسول ﷺ

146. خصائصِ مصطفیٰ ﷺ

147. شمائلِ مصطفیٰ ﷺ

148. برکاتِ مصطفیٰ ﷺ

149. اَسمائے مصطفیٰ ﷺ

150. معارفِ اِسم محمد ﷺ

151. معارفُ الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ

152. تحفة السرور فی تفسير آية نور

153. نور الأبصار بذكر النبی المختار ﷺ

154. تذکارِ رِسالت

155. ذکرِ مصطفیٰ ﷺ (کائنات کی بلندترین حقیقت)

156. صلوۃ و سلام سنتِ اِلٰہیہ ہے

157. فضیلتِ درود و سلام

158. فضیلتِ درود و سلام اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

159. اِیمان کا مرکز و محور (ذاتِ مصطفیٰ ﷺ)

160. عشقِ رسول ﷺ: وقت کی اَہم ضرورت

161. عشقِ رسول ﷺ: اِستحکامِ اِیمان کا واحد ذریعہ

162. غلامیِ رسول: حقیقی تقویٰ کی اَساس

163. تحفظِ ناموسِ رِسالت

164. اَسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ
165. مطالعہ سیرت کے بنیادی اُصول
166. سیرت کا جمالیاتی بیان (قرآن حکیم کی روشنی میں)
167. سیرۃُ الرسول ﷺ کی دینی اَہمیت
168. سیرۃُ الرسول ﷺ کی آئینی و دستوری اَہمیت
169. سیرۃُ الرسول ﷺ کی ریاستی اَہمیت
170. سیرۃُ الرسول ﷺ کی اِنتظامی اَہمیت
171. سیرۃُ الرسول ﷺ کی علمی وسائنسی اَہمیت
172. سیرۃُ الرسول ﷺ کی شخصی و رِسالتی اَہمیت
173. سیرۃُ الرسول ﷺ کی تہذیبی وثقافتی اَہمیت
174. سیرۃُ الرسول ﷺ کی اِقتصادی اَہمیت
175. كشف الغطا عن معرفة الأقسام للمصطفى ﷺ
176. مقامِ محمود
177. عالم اَرواح کا میثاق اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ
178. روزِ محشر اور شانِ مصطفیٰ ﷺ
179. تعلق بالرّسالت: آشنائی سے وفا تک
180. Sirat-ur-Rasul ﷺ, vol. 1
181. Greetings and Salutations on the Prophet (ﷺ)
182. Salawat auf den Propheten(ﷺ)

F. ختم نبوت

183. مناظرۂ ڈنمارک
184. عقیدۂ ختمِ نبوت
185. حیات و نزولِ مسیح علیہ السلام اور وِلادتِ اِمام مہدی علیہ السلام (عقیدۂ ختم نبوت کے تناظر میں)
186. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی
187. مرزائے قادیان اور تشریعی نبوت کا دعویٰ
188. مرزائے قادیان کی دِماغی کیفیت
189. عقیدۂ ختمِ نبوت اور مرزائے قادیان کا متضاد موقف

G. عبادات

190. اَرکانِ اِسلام
191. فلسفۂ نماز
192. آدابِ نماز
193. نماز اور فلسفۂ اِجتماعیت
194. نماز کا فلسفۂ معراج
195. فلسفۂ صوم
196. فلسفۂ حج

H. فقہیات

197. نص اور تعبیرِ نص
198. تحقیقِ مسائل کا شرعی اُسلوب
199. اِجتہاد اور اُس کا دائرۂ کار
200. عصرِ حاضر اور فلسفۂ اِجتہاد
201. تاریخِ فقہ میں ہدایہ اور صاحبِ ہدایہ کا مقام
202. منہاج المسائل
203. الحکم الشرعی
204. نصابِ تربیت (حصہ اوّل)
205. التصوّر التشريعي للحكم الإسلامي

206. فلسفةُ الإجتهاد و العالم المعاصر

207. منهاجُ الخطبات للعيدينِ و الجمعات

208. Philosophy of Ijtihad and the Modern World

209. Ijtihad (meanings, application and scope)

I. رُوحانیات

210. اِطاعتِ الٰہی

211. ذکرِ الٰہی

212. محبتِ الٰہی

213. خشیتِ الٰہی اور اُس کے تقاضے

214. حقیقتِ تصوّف

215. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد اوّل)

216. اِسلامی تربیتی نصاب (جلد دُوُم)

217. سلوک وتصوف کا عملی دستور

218. اَخلاقُ الانبیاء

219. تذکرے اور صحبتیں

220. حسنِ اَعمال

221. حسنِ اَحوال

222. حسنِ اَخلاق

223. صفائے قلب و باطن

224. فسادِ قلب اور اُس کا علاج

225. زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے

226. ہر شخص اپنے نشۂ عمل میں گرفتار ہے

227. ہمارا اَصلی وطن

228. جرم، توبہ اور اِصلاحِ اَحوال

229. طبقاتُ العباد

230. حقیقتِ اِعتکاف

231. دل جي صفائي

232. Divine Pleasure (The Ultimate Ideal)

233. Qur'anic Philosophy of Benevolence (*Ihsan*)

J. اَوراد و وظائف

234. الفيوضات المحمدية ﷺ

235. الأذكار الإلٰهية

236. دَلَائِلُ الْبَرَكَات فِی التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَات (عربی)

237. دَلَائِلُ الْبَرَكَات فِی التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَات (بارگاہِ رِسالت مآب ﷺ میں اَڑھائی ہزار درود و سلام کا ہدیۂ عقیدت ومحبت)

238. مناجاتِ اِمام زینُ العابدین علیہ السلام

239. الدعوات القدسية

240. أَحْسَنُ الْمَوْرِدِ فِي صَلٰوةِ الْمَوْلِدِ

241. صَلَوَاتُ سُوَرِ الْقُرْآنِ عَلٰی سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَانَ (ﷺ)

242. أَسْمَاءُ حَامِلِ اللِّوَاءِ مُرَتَّبَةٌ عَلٰی حُرُوْفِ الْهِجَاءِ

243. صَلَاةُ الْأَكْوَان (درودِ کائنات)

244. صَلَاةُ الْمِيْلَادِ (درودِ میلاد)

245. صَلَاةُ الشَّمَائِل (درودِ شمائل)

246. صَلَاةُ الْفَضَائِل (درودِ فضائل)

247. صَلَاةُ الْمِعْرَاج (درودِ معراج)

248. صَلَاةُ السِّيَادَة (درودِ سیادت)

249. دعا اور آدابِ دعا

K. علمیات

250. اِسلام کا تصوّرِ علم
251. علم......توجیہی یا تخلیقی
252. مذہبی اور غیر مذہبی علوم کے اِصلاح طلب پہلو
253. تعلیمی مسائل پر اِنٹرویو
254. Islamic Concept of Knowledge

L. اِقتصادیات

255. معاشی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل
256. بلاسود بنکاری کا عبوری خاکہ
257. بلاسود بنکاری اور اِسلامی معیشت
258. بجلی مہنگی کیوں؟ IPP s کا معاملہ کیا ہے؟
259. اِقتصادیاتِ اِسلام ﴿تشکیل جدید﴾
260. اِسلام کا تصورِ ملکیت
261. اِسلام اور کفالتِ عامہ
262. اِسلامی نظامِ معیشت کے بنیادی اُصول
263. قواعدُ الإقتصادِ فی الإسلام
264. الإقتصاد الأربوی و نظام المصر فی الإسلام

M. جہادیات

265. حقیقتِ جہاد
266. جہاد بالمال
267. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام (فلسفۂ وتعلیمات)
268. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام (حقائق و واقعات)
269. شہادتِ اِمام حسین علیہ السلام: ایک پیغام
270. ذبحِ عظیم (ذبحِ اسماعیل علیہ السلام سے ذبحِ حسین علیہ السلام تک)

N. فکریات

271. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد اول)
272. قرآنی فلسفۂ انقلاب (جلد دوم)
273. اِسلامی فلسفۂ زِندگی
274. فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟
275. منہاجُ الافکار (جلد اوّل)
276. منہاجُ الافکار (جلد دُوم)
277. منہاجُ الافکار (جلد سوُم)
278. ہمارا دینی زوال اور اُسکے تدارک کا سہ جہتی منہاج
279. اِیمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اُس کا تدارک
280. دورِ حاضر میں طاغوتی یلغار کے چار محاذ
281. خدمتِ دین کی توفیق
282. قرآنی فلسفۂ تبلیغ
283. اِسلام کا تصورِ اِعتدال وتوازُن
284. نوجوان نسل دین سے دُور کیوں؟
285. تحریکِ منہاج القرآن: ”اَفکار و ہدایات“
286. تحریکِ منہاج القرآن: اِنٹرویوز کی روشنی میں
287. تحریکِ منہاج القرآن کی اِنقلابی فکر
288. روایتی سیاست یا مصطفوی اِنقلاب...... !
289. اِجتماعی تحریکی کردار کے چار عناصر
290. اَہم اِنٹرویو
291. معھد منھاج القرآن
292. Islamic Philosophy of Human Life

293. Islam in Various Perspectives

O. انقلابیات

294. نظامِ مصطفیٰ (ایک اِنقلاب آفریں پیغام)
295. حصولِ مقصد کی جدّو جہد اور نتیجہ خیزی
296. پیغمبرانہ جد و جہد اور اُس کے نتائج
297. پیغمبرِ انقلاب اور صحیفۂ اِنقلاب
298. قرآنی فلسفۂ عروج و زوال
299. باطل قوتوں کو کھلا چیلنج
300. سفرِ اِنقلاب
301. مصطفوی اِنقلاب میں طلبہ کا کردار
302. سیرت النبی ﷺ اور اِنقلابی جدّو جہد
303. مقصدِ بعثت انبیاء علیہم السلام

P. سیاسیات

304. سیاسی مسئلہ اور اُس کا اِسلامی حل
305. تصوّرِ دین اور حیاتِ نبوی ﷺ کا سیاسی پہلو
306. نیو ورلڈ آرڈر اور عالمِ اِسلام
307. آئندہ سیاسی پروگرام
308. سياسي مسئلو ۽ انهي جو اسلامي حل
309. Islam - The State Religion
310. The Islamic State

Q. قانونیات

311. میثاقِ مدینہ کا آئینی تجزیہ
312. اِسلامی قانون کی بنیادی خصوصیات
313. اِسلامی اور مغربی تصوّرِ قانون کا تقابلی جائزہ
314. اِسلام میں سزائے قید اور جیل کا تصور
315. الجريمة في الفقهِ الإسلامي
316. Islamic Penal System and its Philosophy
317. Islam and Criminality
318. Islamic Concept of Law
319. Qur'anic Basis of Constitutional Theory
320. Legal Character of Islamic Punishments
321. Legal Structure of Islamic Punishments
322. Classification of Islamic Punishments
323. Islamic Philosophy of Punishments
324. Islamic Concept of Crime

R. شخصیات

325. پیکرِ عشقِ رسول: سیدنا صدیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ
326. سیدنا صدیقِ اَکبر رضی اللہ عنہ کا مقامِ قربت و معیت
327. فضائل و مراتبِ سیدنا فاروقِ اَعظم رضی اللہ عنہ
328. حبِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم
329. سیرتِ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
330. سیرتِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
331. سیرتِ سیدۂ عالم فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا
332. اِمام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اِمام الائمہ فی الحدیث (جلد اوّل)
333. صحابہ کرام اور اَئمہ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم سے اِمام اَعظم رضی اللہ عنہ کا اَخذِ فیض
334. اِمام اَعظم رضی اللہ عنہ اور اِمام بخاریؒ (نسبت و تعلق اور وجوہاتِ عدمِ روایت)
335. تذکرۂ مسانیدِ اِمامِ اَعظم رضی اللہ عنہ

336. شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فلسفۂ خودی

337. حضرت مولانا شاہ اَحمد رضا خاں (بریلوی) کا علمی نظم

338. اِقبالؒ کا خواب اور آج کا پاکستان

339. اِقبالؒ اور پیغامِ عشقِ رسول ﷺ

340. اِقبال اور تصوّرِ عشق

341. اِقبال کا مردِ مومن

342. تذکرۂ فریدِ ملّتؒ (مجموعہ مضامین)

343. Imam Bukhari and the Love of the Prophet ﷺ (Al-Hidayah Series: Volume 1)

S. اِسلام اور سائنس

344. اِسلام اور جدید سائنس

345. تخلیقِ کائنات (قرآن اور جدید سائنس کا تقابلی مطالعہ)

346. اِنسان اور کائنات کی تخلیق و اِرتقاء

347. اَمراضِ قلب سے بچاؤ کی تدابیر

348. شانِ اَولیاء (قرآن اور جدید سائنس کی روشنی میں)

349. Creation of Man

350. Spiritualism and Magnetism

351. Islam on Prevention of Heart Diseases

352. Qur'an on Creation and Expansion of the Universe

353. Creation and Evolution of the Universe

T. عصریات

354. اِسلام میں اِنسانی حقوق

355. حقوقِ والدین

356. اِسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام

357. اِسلام میں خواتین کے حقوق

358. اِسلام میں اَقلیتوں کے حقوق

359. اِسلام میں بچوں کے حقوق

360. اِسلام میں عمر رسیدہ اور معذور اَفراد کے حقوق

361. عصرِ حاضر کے جدید مسائل اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری

362. Clarity Amidst Confusion: Imam Mahdi and End of Time

363. Islam and Christianity

U. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام

364. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (1): تعلیماتِ اِسلام

365. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (2): اِیمان

366. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (3): اِسلام

367. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (4): اِحسان

368. سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (5): طہارت اور نماز